REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO R.N.61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD NO-P/GDP 30

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN.

جلد ۳۱

شمارہ ۲۹

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب: جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۶ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۱۰۰ روپے
فی پرچہ ۵۰ پیسے

۳۰ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ — ۲۲ وفا ۱۳۶۱ ہش — ۲۲ جولائی ۱۹۸۲ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ وفا (جولائی) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں ربوہ سے تشریف لانے والے بعض زائرین کرام کی زبانی ۱۴ وفا تک کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔" الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو ہمیشہ صحت و عافیت سے رکھے اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

قادیان ۲۰ وفا (جولائی) مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ و دیگر درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۳۰ احسان (جون) تا ۵ وفا (جولائی) ۱۹۸۲ء

ربوہ ۳ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہفتہ گزشتہ کے آخری ایام میں بہت سے احباب سے ملاقاتیں کیں ان تمام احباب نے پہلے سے ملاقات کا وقت لے رکھا تھا ان میں لاہور سے آمدہ وکلاء کا ایک گروہ بھی تھا جس نے بتاریخ ۳۰ جون کو ملاقات کی اس کے علاوہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اور مکرم آفتاب احمد صاحب برطانیہ سے ملاقات کے لئے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ معمول کے مطابق دفتر میں تشریف لاکر پہلے ڈاک ملاحظہ فرماتے رہے جس میں اندرونی و بیرونی ملک سے آمدہ خطوط رپورٹیں، تاریں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیتی خطوط شامل ہیں۔ حضور کے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے ڈاک کا رش معمول سے زیادہ ہے اور دنیا بھر کے کونے کونے سے ہزاروں خطوط کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔

اس دوران حضور پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں تشریف لے جاکر پڑھاتے رہے۔ نیز حضور وقتاً فوقتاً اہم معاملات پر جماعتی عہدیداران کو ہدایات دینے کے لئے بھی طلب فرماتے رہے حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دن رات خدماتِ دینیہ میں مصروف ہیں۔

(الفضل ۴/۷/۸۲)

ربوہ ۶ وفا (جولائی) اس ہفتہ کے ابتدائی تین دنوں یعنی ہفتہ۔ اتوار اور سوموار بتاریخ ۳، ۴، ۵ جولائی کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری صحت اور تندرستی کے ساتھ اہم خدماتِ دینیہ کی بجاآوری میں مصروف رہے حضور نے ان تین دنوں میں پاکستان کے اطراف و جوانب سے آئے ہوئے ۱۶۰۰ خطوط اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ۶۱۰ خطوط ملاحظہ فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کمال شفقت و مہربانی سے ان تین دنوں میں ۳۷۹ خطوط کے جواب اپنے دستخط سے روانہ فرمائے اور ۱۵۲۰ خطوط کا جواب پرائیویٹ سیکرٹری کے توسط سے دیا گیا اس طرح سے ان دنوں میں کل ۱۸۹۹ خطوط کے جوابات حضور کی طرف سے لکھے گئے۔ ہفتہ، اتوار، سوموار کے ایام میں قریباً ۵۰ افراد و خواتین نے حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا رمضان المبارک کی مصروفیات کی وجہ سے آجکل عام ملاقاتوں کا سلسلہ رکا ہوا ہے۔ ان ایام میں حضور نے کئی جماعتی عہدیداران کو طلب فرمایا اور اہم جماعتی امور سے متعلق اپنی نصائح سے نوازا۔ حضور پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں جاکر پڑھاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور کی صحت و عمر میں بے انداز برکت دے حضور کے ہر اقدام اور فیصلے کو اپنی خاص الخاص تائید سے نوازے اور اس کے معجزانہ نتائج ظاہر فرمائے آمین ثم آمین

(الفضل ۸ جولائی ۱۹۸۲ء)

اخبارِ قادیان

★ عرصہ زیرِ اشاعت میں مسجد اقصیٰ میں بعد نماز عصر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے ۹/۷/۸۲ تا ۱۳/۷/۸۲ پانچ دن درس قرآن مجید دیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے ۱۴/۷/۸۲ تا ۱۶/۷/۸۲ تین دن اور اب مورخہ ۱۷ جولائی سے مکرم مولانا عبدالحق صاحب فضل قرآن مجید کا درس دے رہے ہیں۔ آپ کا درس اختتامِ رمضان تک ہے۔ مسجد مبارک میں رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ میں مکرم مولانا الحاج شریف احمد صاحب امینی نے دس روز بعد نماز فجر حدیث شریف کا درس دیا مورخہ ۲۱/۷/۸۲ سے محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب درس الحدیث دینے کی سعادت پا رہے ہیں۔ دوران درس میں مورخہ ۱۶/۷/۸۲ کو سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ کی ٹیپ ہر دو مساجد میں بعد نماز فجر سنائی گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کا درس رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا ہے۔ مسجد اقصیٰ میں بعد نماز فجر مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری نے پانچ یوم درس الحدیث دیا۔ مورخہ ۱۷/۷/۸۲ سے مکرم مولوی منیر اللہ صاحب خادم درس دے رہے ہیں۔ باقی صفحہ ۲ پر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا!"
(الہام سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف مالکان حمید بساری ٹمارٹے۔ صالح پور کٹک۔ اڑیسہ

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
۲۲ روفا ۱۳۶۱ ہش

ہفت روزہ بدر قادیان

عالمِ روحانیت کی ایک خوشگوار لہر

انسان جسم اور روح دو چیزوں سے مرکب ہے جب جسم کے اندر سے روح پرواز کر جاتی ہے تو وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ بے حس و حرکت جسم تعفن اور بدبو فضا میں بکھیرنے لگتا ہے یہی حال اقوام کا بھی ہوتا ہے روح کی متمدن و مہذب اور کلچرلی و ترقی یافتہ کہلانے والی اقوام بھی مادیت و پرستی کی ایسی کشمکش میں مبتلا ہیں اور فضا میں تعفن و بدبو اور ہلاکت کے جراثیم چھوڑ رہی ہیں کیونکہ اصل مذہبیت اور روحانیت کا ان میں فقدان ہے۔

اللہ تعالے نے ان اقوام کو زندہ کرنے کے لئے موعود اقوام عالم سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کو عین وقت پر مبعوث فرمایا ہے حضور تحریر فرماتے ہیں کہ

میں وہ پانی ہوں جو آیا آسماں سے وقت پر
میں ہوں وہ نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار (مسیح موعود)

ان حالات میں ہفت روزہ "بدر" اس روحانی اور آسمانی پانی کو لئے ہوئے اکناف عالم میں بڑے تواتر اور نظم و ضبط کے ساتھ پہنچ رہا ہے۔ بلاشبہ آج اقوام عالم ابھی برق رفتاری کے ساتھ اس طرف متوجہ نہیں ہو رہی ہیں مگر الٰہی نوشتوں کے مطابق وہ وقت قریب سے قریب تر آرہا ہے جب مجموعی اعتبار سے بھی فطرتِ انسانی پکار اٹھے گی کہ

تشنہ بیٹھے ہو کنارِ جوئے شیریں حیف ہے
سرزمین ہند میں چلتی ہے نہرِ خوشگوار

"بدر" سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دائمی مرکز تخت گاہِ رسول سے خلافت راشدہ کے زیر سایہ ہر جمعرات کو شائع ہوتا ہے جو بیک وقت قلمی جہاد بھی ہے اور تبلیغی تربیتی تعلیمی ضروریات کو بھی باحسن پورا کر رہا ہے اور اس کا قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھ رہا ہے۔

گزشتہ سال ایڈیٹر صاحب بدر مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور کے دورہ کے موقعہ پر احباب جماعت نے نہایت مخلصانہ تعاون فرمایا تھا جس کے خوشکن نتائج ہم سب کے سامنے ہیں۔ مگر ہمارے مقدس بزرگان کی توقعات اس سے کہیں بلند ہیں۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رض فرماتے ہیں۔

"اس وقت قادیان سے ایک اخبار بدر نامی جاری ہے جو اس اخبار بدر کی یادگار ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے زمانہ میں اپنا بازو قرار دیا۔ موجودہ زمانہ میں اس اخبار کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ گئی ہے کہ اس کے ذریعہ احباب جماعت کو اپنے اصل اور مقدس مرکز اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مولد و مدفن کے حالات اور کوائف کا پتہ چل سکتا ہے۔ اور وہ قادیان کے صبح و شام اور قادیان کے درویشوں کے حالات سے آگاہ رہ کر روحانی لطف اور روحانی طاقت حاصل کر سکتے ہیں۔" (الفضل ۱۲/۶/۵۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:-

"اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں اور ملک کے ہر گوشہ میں اسے پھیلا دیں۔" (بدر ۲۸ مارچ ۱۹۵۲ء)

آج جبکہ توسیع اشاعت "بدر" کے لئے مکرم ایڈیٹر صاحب ملک گیر دورہ فرما رہے ہیں۔ ان ارشادات عالیہ کو عملی جامہ پہنانے کی ہم سب پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے بالخصوص مخیر اور ذی ثروت احباب جماعت پر۔ میرے اس بیان کا یہ مقصد بالکل نہیں ہے کہ جہاں جہاں مکرم ایڈیٹر صاحب پہنچ سکیں یہ تحریک وہیں تک محدود رہے بلکہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت ہندوستان کی تمام جماعتوں میں "بدر" کی توسیع اشاعت کے لئے مبلغین و معلمین کرام مدیر جاں و عہدیداران مقامی کے تعاون سے ایک والہانہ رو چلا دی جائے تو دورہ کی غرض پوری ہو جاتی ہے سورۃ فتح میں بیعت رضوان کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے خلوصِ دل سے بیعت کرنے کے نتیجہ میں ایک اور فتح کی خوشخبری عطا کی ہم نے بھی ابھی ابھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر ایدہ اللہ پر تجدید بیعت کی ہے پس یہ وقت جانی مالی قربانی اور خلوص کے مظاہرہ کا خاص وقت ہے۔ بہرحال وہی نیک کام زیادہ مفید بار آور نافع الناس اور رضائے الٰہی کو حاصل کرنے کا موجب ہوتا ہے جو ٹھیک وقت پر کیا جائے ؎

پھر پردے پکار اٹھیں گے! وقت کا راگ گنگنا تو سہی

سید الاولین والآخرین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا جو بے نظیر کلام ہمیں ملا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی عجیب مثال بیان کی گئی ہے فرمایا:- مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرہ ع) جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے اس فعل کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے اور ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا چڑھا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ برکت پاتا ہے اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ... ہر احمدی خاندان میں بدر کا موجود ہونا ضروری ہے۔ اپنی اجتماعی اور انفرادی خوشیوں کے مواقع پر گراں قدر عطیات ادا فرمائیے۔ اپنے مفید اور مستقل نوعیت کے کاروباری اشتہارات کے ذریعہ تعاون فرمائیے۔ اہل ذوق مخلصین تبلیغی و تربیتی اقتباسات و ماٹو پر مشتمل اشتہارات محض رضائے الٰہی کے لئے بدر میں شائع کرا کر تعاون فرما دیں۔ اپنے حلقہ تعارف میں سنجیدہ غیر از جماعت افراد کے نام بدر جاری فرما کر اور مستحق احمدی احباب کو بھی اس میں شامل فرما کر تعاون فرمائیے۔

(باقی صفحہ پر دیکھئے)

"پیارو آموختہ درس وفا خام نہ ہو"

آج اک درد مرے دل میں اُٹھا ہے پیارو
سینۂ عشق میں اک حشر بپا ہے پیارو
لاکھ شیرینیٔ گفتار بھی ہو تو بے کار
انا خیر تو بڑی تلخ نوا ہے پیارو
کوئے محبوب کو جاتی ہے فقط ایک ہی راہ
اور وہ راہ رہِ تسلیم و رضا ہے پیارو
عشق کو راس نہیں خودسری و خود غرضی
عشق تو کشمکشِ بیم و رجا ہے پیارو
اس کے ہر تار سے وابستہ دل و جاں اپنے
یہ خلافت تو محبت کی ردا ہے پیارو
کتنی تاکید سے اصرار سے تکرار کے ساتھ
ہمیں آئینِ جماعت کا ملا ہے پیارو
یادِ محمود لبِ گردشِ ایام نہ ہو
پیارو آموختۂ درسِ وفا خام نہ ہو

(عبد المنان ناہید)

مذہب کی بنیادی تعلیم اور پہلا سبق یہ ہے کہ انسان انسان کے حقوق ادا کرے

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین قرار دے کر دوسروں کے ساتھ نفرت کی جڑ کاٹ دی ہے

آپ کی طرف منسوب ہونے والوں کیلئے ضروری ہے کہ تمام دوسرے انسانوں کیلئے رحمت بن کر دکھائیں

آجکل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اسلئے عالم انسانیت کیلئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے

۲۲ر جون ۱۹۸۲ء کو ملاقات کیلئے تشریف لانے والے بیرونی دوستوں سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نصیحت افروز خطاب

"۲۲ر احسان ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۲۲ر جون ۱۹۸۲ء) کو مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بمبریال اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شیخو پورہ کے ساتھ بعض غیر از جماعت بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے دوران ملاقات غیر از جماعت دوستوں نے بھی حضور سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اس موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"آپ لوگوں کے اور جو غیر از جماعت دوست ہیں ان کے اس اخلاص سے میں بڑا متأثر ہوا ہوں آپ ہمدردی کے اظہار کے لئے تشریف لائے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے

اصل انسانی ہمدردی ہے

یہ تو بنیادی چیز ہے۔ اس میں مذہب کے اختلاف کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ مذہب یہیں سے تعلیم شروع کرتا ہے۔ انسان انسان کے حقوق ادا کرے تو یہ تو پہلا سبق ہے مذہب کا اگر کوئی آدمی مذہب سے پہلا سبق ہی نہ سیکھے اور یہ سوچے کہ میں اگلی منزلیں لے لوں گا یہ نہیں ہو سکتا۔ سیڑھیاں اسی طرح چڑھتی ہیں۔ پہلی سیڑھی چھوڑ کر آدمی اوپر چھلانگ نہیں لگایا کرتا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جہاں بھی صرف اسلام کا سوال نہیں بلکہ جہاں بھی جتنے مذاہب جاری فرمائے ہیں ان کی پہلی تعلیم انسانی حقوق کی ہے اور اگر کوئی مذہب کے نام پر انسانی حقوق سے محروم کرتا ہے کسی قوم کو تو وہ پھر غلطی خوردہ ہے۔ وہ مذہب، مذہب نہیں کہلا سکتا۔ مگر ہمارے ملک میں بدقسمتی ہو گئی ہے کہ نام مذہب کا لیتے ہیں اور

مذہب کی بنیادی تعلیم

کے خلاف تعلیم دینے لگ جاتے ہیں اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس اصول کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام "رحمۃ للعالمین" رکھ دیا تاکہ کسی قوم کو یہ خیال نہ رہے کہ یہ ہمارے لئے رحمت نہیں ہیں اُن کے۔ زیادہ سگے ہیں، اُن کے لئے رحمت ہیں جو مان رہے ہیں۔

سارے جہانوں کے لئے رحمت

فرما دیا کہ ہندو کا خوف دور کر دیا۔ سکھ کا خوف دور کر دیا۔ عیسائی کا دور کر دیا حبشی کا دور کر دیا، یوروپین کا دور کر دیا کیونکہ جو رحمت ہے اس کے ساتھ نفرت چل ہی نہیں سکتی یہ دو الگ چیزیں ہیں اور متضاد ہیں، رحمت اور نفرت جس قوم کا آقا رحمت ہو جائے سارے جہانوں کے لئے، اس قوم کے اندر کسی قوم کے لئے کسی فرقے کیلئے کسی رنگ کے لئے نفرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ورنہ وہ خود اپنے آقا سے کٹ جائے گا۔ یعنی یہ ایک تضاد ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا بیک وقت کہ کوئی مسلمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آقا مانتا ہو یا امام مانتا ہو اور

آپ سے محبت کا دعویٰ

کرتا ہو اور خود رحمت کی تعلیم نہ سیکھے، رحمت نہ بنے کسی کے لئے بلکہ اس سے کوئی خوف کھائے کسی کو دکھ پہنچے۔ یہ تو اس کا اپنا نقصان ہے کیونکہ حضور اکرمؐ سے وہ کاٹا جائے گا کیونکہ غضب کے ساتھ رحمت کا کوئی جوڑ نہیں۔

یہ ہے وہ بنیادی تعلیم اسلام کی جس کو بھلانے کے نتیجہ میں ساری دنیا میں مصیبتیں پڑی ہوئی ہیں مسلمانوں میں بھی امن اٹھ گیا ہے۔ ایک دوسرے سے امن اٹھ گیا ہے۔ فرقے کا فرقے سے امن اٹھ گیا ہے حوصلہ نہیں رہا۔ دل کی وسعت نہیں رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ساری دنیا میں ایک

عزت اور احترام کا مقام

رکھتے تھے غانا کے ریڈیو نے جہاں پاکستان کی نسبت احمدیوں کی تعداد کم ہے بار بار ریڈیو پر، ٹیلیویژن پر اعلانات کئے۔ آپ کا بار بار تعارف کرایا۔ آپ کے اخلاق کی تعریف کی آپ کے علم کی تعریف کی اور اسی طرح دوسرے افریقن ممالک میں بھی نیز بی بی سی انگلینڈ نے اعلان کیا حالانکہ وہاں جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ ایک اسلامی ملک کے رہنما کو اپنی قوم پر بدظنی نہیں کرنا چاہیئے اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے نتیجہ میں اس پر بھی رحمت بننے کی جو عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے فراموش نہیں کرنا چاہیئے اگر یہ خوف مانع ہو کہ ہماری قوم کسی رحمت کے سلوک اور انسانیت کے مظاہرہ کو پسند نہیں کرے گی تو یہ بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بدظنی کے مترادف ہے۔ خدا کرے کہ کبھی بھی امت محمدیہ رحمت اور انسانیت کے جذبات سے عاری نہ رہے۔

یہ ہے اصل جذبہ جس کی فکر کرنی چاہیئے ہمیں تو کسی سے شکوہ نہیں ہے نہ ہم کسی کی تعزیت کے محتاج ہیں ہماری جماعت کا تو دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ ہی سے ہمارا تعلق ہے وہی تعزیت کرتا ہے وہی بہترین صبر دیتا ہے، جزاء دیتا ہے تو جس کو یقین ہو کہ

خدا میرے ساتھ ہے

اس کو دنیا سے محتاجی کوئی نہیں رہتی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل اسوہ کو زندہ رکھنے میں ہی ہماری زندگی ہے لہذا میں آپ سے کہتا ہوں کہ جب آپ لوگ اپنے گھروں میں واپس جائیں یہ تعلیم دیں کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اگر محبت کا دعویٰ سچا ہے تو رحمت کے بغیر ہمارا دنیا میں گزارا نہیں ہو سکتا ہم ہو ہی نہیں سکتے آنحضورؐ کے غلام اور دعا کرو کہ ہم رحمت ہو جائیں

غضب - یہ ناممکن ہے۔

بہرحال آپ لوگوں نے جو شرافت دکھائی اور ہمدردی دکھائی ہے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں - جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ایک چھوٹی نیکی بعض دفعہ آگے اور نیکیوں کی توفیق عطا فرما دیتی ہے - رستہ چل پڑتا ہے تو خدا تعالیٰ آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے آپ کو ہدایت کے رستہ پر اور آگے بڑھائے اپنا پیار عطا کرے اور اپنی معرفت عطا فرمائے اصل تو

مذہب کا لب لباب

یہی ہے - ہمدردی بنی نوع انسان سے اور اللہ سے تعلق - باقی ساری درمیانی باتیں اسباب ہیں اگر یہ دونوں مقاصد حاصل ہو جائیں تو کامیابی ہے - یہ دو نہ ہوں تو ساری شریعت بیکار ہو جاتی ہے کوئی بھی فائدہ نہیں رہتا۔

ایک غیر از جماعت دوست نے کہا کہ ہمیں تو لوگ بہت ڈراتے تھے کہ وہاں ملاقات کی بڑی دقت پیش آئے گی اس پر حضور نے فرمایا کہ :-

"آپ سے تو بڑے تعلقات ہیں آنا جانا ہے آپ ویسے بھی آجاتے ہیں بہرحال آپ کا شکریہ جزاکم اللہ۔ آپ نے اس موقع پر ہمدردی کا اظہار فرمایا اللہ آپ کو جزا دے شیخوپورہ کو حضرت صاحب خاص طور پر بڑا وقت دیا کرتے تھے بہت محبت تھی۔"

(اس موقع پر ایک دوست نے کہا کہ ہمارا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں لیکن قدرتی طور پر ہمیں حضرت صاحب سے بہت انس تھا) فرمایا حضرت صاحب کو بھی

شیخوپورہ ضلع سے بہت پیار تھا

سب سے زیادہ شیخوپورہ کے ناز برداشت کیا کرتے تھے بلکہ بے وقت بھی آجاتے تھے تو خود تکلیف اٹھا لیتے تھے۔ بیماری سے پہلے جمعرات کو صبح سے رات نو بجے تک کچھ نہیں کھایا کیونکہ شیخوپورہ سے وفد آیا۔ فرمایا میں ان کو فوراً وقت دوں گا بہت کمزوری پیدا ہو گئی تھی آخر پر آکر - لیکن آپ نے فرمایا ان کو میں انکار نہیں کروں گا بہت پیار کرتے تھے سب سے خاص طور پر آپ کے ضلع سے چوہدری انور حسین صاحب کی وجہ سے کچھ آپ کے ضلع میں بھی محبت کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے باقیوں کے مقابلہ پر تو حضرت صاحب کو بڑی قدرتی انسیت تھی اس لئے جب دفتر والوں نے بتایا کہ شیخوپورہ سے لوگ بغیر وقت لئے چلے آئے ہیں تو میں نے کہا کہ شیخوپورہ والوں کو میں نے ضرور وقت دینا ہے۔ پھر چوہدری محمد اعظم صاحب کا پیغام مل گیا میں نے کہا تو پھر اکٹھے مل لیں۔

ویسے سمبڑیال میں بھی اچھا ماحول ہے - آپس میں رواداری کا اور تعلق کا بہت اچھا ماحول ہے

مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی ہے

سمبڑیال کے متعلق وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھوٹے دماغ نہیں ہیں - چھوٹے حوصلے نہیں ہیں کھلے دل کے لوگ ہیں - بڑی رواداری ہے آدمی کے حسن اخلاق سے ہی قوم بنتی ہے اصل بات یہی ہے (مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) اب ان کے علاوہ ان کے والد چوہدری انور حسین صاحب کا حسن اخلاق ہے جس نے سارے ضلع کے دل موہ لئے ہوئے ہیں جیتے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ جب حسن اخلاق کا سلوک ہو تو انسان کے اندر ایک حسن پیدا ہو جاتا ہے - وہ دھوپ پڑتی ہے تو جس پر پڑتی ہے اس کو بھی آخر روشن کر دیتی ہے کالی چیز بھی بعض دفعہ چمک سے سفید نظر آنے لگتی ہے دیکھو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک چمکتا ہے تو حبشی دلوں کو بھی روشن کر دیا جو سب سے زیادہ کالے سمجھے جاتے تھے سب سے زیادہ نورانی بن گئے۔

اصل بنیادی چیز

یہ ہے کہ حسن اخلاق والے آدمی ہوں تو محبت اور پیار سے سلوک کریں اسی سے قوم کی تربیت ہوتی ہے - خالی ریڈیو اور ٹیلیویژن کی تقریروں سے نہیں قوم بنا کرتی - نمونے سے، پاک نمونے سے محبت سے ہمدردی سے -

ایک بات میں آخر میں عرض کر دوں کہ آجکل دعاؤں کی بہت ضرورت ہے دنیا میں حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں ..... عالم اسلام پر تو اس وقت خوفناک بادل گرج رہے ہیں ایک حصہ تو بالکل تباہ و برباد کر دیا گیا ہے اور وہ جو زبانی خدمتیں کرنے والے تھے وہ خاموش بیٹھے رہتے ہیں انہوں نے کچھ نہیں مدد کی فلسطین میں اتنے مظالم توڑے گئے ہیں کہ

دل خون کے آنسو روتا ہے

پس اتنے خوفناک حالات ہیں - خدا رحم فرمائے عالم اسلام پر - بہت مشکلات ہیں اس کے لئے دعا کرنی چاہئیے اور اپنے ملک کے لئے، بنی نوع انسان کے لئے - ہو سکتا ہے اس مسئلے سے آگے عالمگیر جنگ چھڑ جائے کیونکہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک خبر دی تھی کہ خوفناک عالمی جنگ آنے والی ہے جس سے قومیں تباہ ہو جائیں گی اس کا مرکز ملک شام ہوگا تو اس وقت خطرہ کا سارا مواد شام کے ارد گرد اکٹھا ہو رہا ہے - اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اب ہوگا یا کل ہوگا لیکن لازماً شام اس کا مرکز بنے گا وہ جنگ تو اتنی خوفناک ہوگی کہ قومیں صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گی - اس لئے ایک دعا جو میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

عالم انسانیت کے لئے دعا

کے بعد اپنے لئے دعا کریں کہ اے خدا! اگر ہمارا مقدر آگیا ہے تو تیری رضا کی راہ پر اٹھیں تیری ناراضگی کی راہ سے نہ اٹھائے جائیں - ہر انسان کو موت کا کوئی پتہ تو نہیں - کس وقت خدا اٹھاتا ہے وہ ہے اصل IMPORTENT چیز - انجام بخیر ہوں تو پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر انجام بخیر نہ ہو تو پچھلی ساری نیکیاں برباد جاتی ہیں اس لئے جب اچانک انجام کے وقت آتے ہیں قوموں کے کہ پتہ ہی نہ لگے کس وقت ایک دم اچک لی جائے - ایک بم پڑے گا تو بعض علاقے کے علاقے صاف ہو جائیں گے دوسرا سانس لینے کا موقع نہ ملے گا، بخشش طلب کرنے کا وقت ہی کوئی نہ ہوگا اس وقت - یعنی سونے والے یا جاگنے والے کو بھی یہ پتہ نہ ہوگا کہ کب میں تھا کب میں نہیں ہوں گا اتنی تیز ہے وہ تباہی اس لئے

اب وقت ہے دعا کا

اس وقت تو وقت نہیں ملے گا - اب دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ صحیح رستے پر چلائے، اپنی رضا کی راہ پر رکھے، رضا کی راہ پر اٹھائے - گزشتہ غلطیاں معاف فرمائے کیونکہ اصل زندگی تو مرنے کے بعد کی ہے - یہ تو یونہی نام ہے زندگی کا - صرف ایک سایہ ہے اصل زندگی بعد میں شروع ہوتی ہے - اس کی تیاری کوئی نہیں - اس کا خوف کوئی نہیں ہے یہ دعا کرنی چاہئیے - آئیے! اب ہم دعا کر لیتے ہیں اس کے بعد پھر آپ کو جانے کی اجازت ہوگی۔"

بقیہ اداریہ صہ ۲

○ - مرکزی نمائندہ مکرم ایڈیٹر صاحب بدر کے اس دورہ کے ایام میں ہر جماعت میں اعانت بدر کی ایک رو چلا کر پھیلا دی فرمائیے ○ - اپنے علمی و تحقیقی مضامین اور قیمتی مشورہ کے ذریعہ اعانت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں جزاکم اللہ احسن الجزاء

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے - ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

(عبد الحق فضل)

بقیہ اخبار قادیان: ... درس الحدیث دے رہے ہیں جو آخر تک ہوگا - احباب و مستورات ذوق و شوق کے ساتھ درس و تدریس اور دیگر عبادات میں حصہ لے رہے ہیں - اللہ تعالیٰ سب کو رمضان المبارک کی برکات سے پورا فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے ★ - ہفتہ زیر اشاعت میں مندرجہ ذیل احباب جماعت مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے تشریف لائے مکرم طیب یعقوب صاحب مع فیملی ربوہ - مکرم احمد داؤد صاحب ربوہ - مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب حیدرآباد محترمہ ہمشیرہ ظفر بانی صاحب کلکتہ؛

ہر خلیفہ کا اپنا جدا رنگ ہوتا ہے ان میں موازنہ کرنا نادانی ہے

سبھی خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجموعی سیرت کے علاوہ اس کے مختلف پہلوؤں کے مظہر ہوتے ہیں اس لئے ان کا طرزِ عمل علیحدہ نظر آتا ہے!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ - ۲ وفا / جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنی کی تلاوت فرمائی۔

"وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰبِجَانِبِهٖ ج وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ه قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ط فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا ه"

(بنی اسرائیل: ۸۴، ۸۵)

ترجمہ: اور جب ہم انسان پر انعام کریں تو وہ روگردان ہو جاتا ہے اور اپنے پہلو کو (اس سے) دور کر لیتا ہے۔ اور جب اسے تکلیف پہنچے تو وہ بہت ہی مایوس ہو جاتا ہے تو (انہیں) کہہ دے کہ (ہم میں سے) ہر ایک (وزن) اپنے (اپنے) طریق پر عمل کر رہا ہے پس (اپنے رب پر ہی فیصلہ چھوڑ دو کیونکہ) تمہارا رب اسے جو زیادہ صحیح راستہ پر ہے بہت جانتا ہے (اس لئے اس کا فیصلہ سچے کی سچائی کو ضرور روشن کر دے گا)

(ترجمہ از تفسیر صغیر)

حضور نے ان آیاتِ کریمہ کی تفسیر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ان میں اللہ کے جس انعام کا ذکر ہے وہ نبوت کا انعام ہے کیونکہ اور کوئی انعام ایسا نہیں جس کو تسلیم کرنے سے انسان منہ موڑے اور ان آیات میں نبوت کے سب سے بڑے انعام یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کا ذکر ہے۔ قرآن فرماتا ہے کہ یہ جو بد قسمت اس نعمت سے منہ موڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے ہیں یہ اس انکار کے نتیجہ میں جہالت کی طرف جا رہے ہیں اور یہ اتنی خطرناک ہلاکت ہوگی کہ منکرین اسے دیکھیں گے تو اپنی نجات سے مایوس ہو جائیں گے قرآن نے بتایا ہے کہ ایسی صورت پیش آجانے پر یہ کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت سے کبھی انکار نہ کریں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل سے سرمو انحراف نہ کریں۔ جو انحراف کرے گا وہ بد نصیب ہوگا اور تقدیرِ الٰہی ظاہر کر دے گی کہ وہ کون تھے جو نجات پانے والے تھے اور کون تباہ ہونے والے تھے۔

حضور نے فرمایا ان آیات میں جماعت احمدیہ کے لئے یہ سبق ہے کہ ہر تکلیف کے مقابل میں دشمنوں کی بھلائی سوچے اور ہر دکھ دینے والے کے لئے دعا کرے۔ غصے کے مقابلے میں دل میں رحم کے جذبات پیدا کرے ہم میں سے کمزور سے کمزور احمدی کے قدم میں بھی لغزش نہ آئے اور وہ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس راستے پر ثباتِ قدم سے قائم رہے اور اللہ کرے کہ ہر احمدی ہمیشہ اس راہ پر قائم و دائم رہے (آمین)

حضور نے اس بات کو ایک کہاوت سے واضح فرمایا کہ ایک گائے نے ایک ڈوبتے ہوئے بچھو کو دریا سے نکالا تو بچھو نے اسے ڈنک مارا ایک خرگوش نے گائے کو کہا کہ جب تو اس خرگوش کی فطرت سے واقف تھی تو اسے کیوں بچایا گائے نے کہا کہ میں اپنی فطرت سے مجبور تھی۔ میں بیوقوف نہیں تھی۔ مجھے رب نے بنایا ہی ایسا ہے کہ میں نیکی کروں۔ یہ میرا مقدر ہے اور اس بد قسمت بچھو کا مقدر یہ ہے کہ وہ ہر ایک کو ڈنک مارے۔

حضور نے فرمایا یہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ پاک کو اجاگر کرنے اور واضح کرنے کے سلسلہ میں بڑی واضح اور اہم مثال ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنوں سے دکھ اٹھائے اور جانتے ہوئے ان کے ساتھ نیکی کی کہ یہ جواباً آپ سے ہمیشہ برائی کریں گے۔

حضور نے فرمایا احمدیوں کے لئے بھی یہی ایک طرزِ عمل ہے جسے انہیں اختیار کرنا ہے۔ یہی ایک سانچہ ہے جس میں خود کو ڈھالنا ہے اس چار دیواری کی حفاظت کرنی ہے اور اس سے سرمو بھی قدم باہر نہیں نکالنا۔ حضور نے فرمایا یہ ایک اتفاقی طرزِ عمل ہے۔ مگر ایک اور ذاتی طرزِ عمل ہے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی سنتِ مصطفی پر عامل تھے ان کا اپنا طرزِ عمل تھا حضرت عمرؓ بھی سنتِ نبوی کے عاشق تھے ان کا رنگ علیحدہ تھا۔ حضرت عثمانؓ بھی اسی کے رنگ میں رنگین تھے مگر ان کا انداز جدا تھا اور اسی طرح حضرت علیؓ بھی اس سنتِ نبیؐ کے پیروکار تھے مگر ان کا طریق مختلف تھا۔ یہ سب خلفاء کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنی انفرادیت کی وجہ سے مجبور تھے کہ سنتِ نبویؐ کی پیروی کرنے میں اپنا مخصوص طرزِ عمل متعین کریں۔ بنیادی طور پر ایک ہی اسوہ حسنہ پر عامل تھے پھر بھی ان کا رنگ الگ الگ اور جدا جدا تھا جیسے شاعر نے کہا ہے ؎

ہے رنگِ لالہ وگل و نسریں جدا جدا
ہر رنگ میں بہار کا اثبات چاہیئے

حضور نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ہر ذخیرہ کسی ایک فرد میں اکٹھا ہو ہی نہیں سکتا لوگوں نے آپ کے عشق میں اپنی اپنی طبیعت کے مطابق رنگ پکڑے اور اسی کا جز تک اظہار کیا جن لوگوں نے یہ بات نہیں سمجھی وہ نادانی سے مختار کا آپس میں مقابلہ کرنے لگ جاتے ہیں حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمرؓ آئے تو بے سمجھی سے ان کا مقابلہ شروع کر دیا۔ حضرت عثمانؓ آئے تو ان کا حضرت عمرؓ سے اور حضرت علیؓ کا حضرت عثمانؓ سے مقابلہ شروع کر دیا۔ قرآن کریم آیت مندرجہ بالا کی روشنی میں یہ فرماتا ہے تم نادان ہو تم نہیں سمجھتے کہ مختلف خلفاء کا طریقِ عمل کیوں ہے؟ یہ بندے اپنی اپنی فطرت سے مجبور ہیں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کس کی فطرت اور مزاق کیا ہے؟

حضور نے فرمایا اس میں جماعت احمدیہ کے لئے یہ نصیحت ہے کہ وہ ایسی فضول بحثوں سے باز رہیں کسی کے کہنے سے کسی خلیفہ کے مقام اور منصب میں فرق نہیں آسکتا مقام تو عرف، اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے وہی بہتر جانتا ہے۔ انسان کو اپنی لاعلمی اور جہالت کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ ان معاملات میں دخل نہ دے جو اللہ تعالیٰ کے معاملات ہیں بندے کا یہ کام ہے کہ وہ دعا سے کام لے ساری جماعت کو یہ چاہیئے کہ وہ دعا کرے کہ خلیفہ وقت پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نظر پڑے۔ حضور نے فرمایا میں یقین دلاتا ہوں کہ جتنی آپ کے خلیفہ پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی نظر پڑے گی اتنی ہی ساری جماعت پر اس کی رضا کی نظر پڑے گی اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے آمین

اس کے بعد حضور چند ثانیے کے لئے بیٹھے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ عربی ارشاد فرمایا خطبہ کے بعد فرمایا۔

احباب صفیں درست کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو فرمان یاد رکھیں ایک یہ کہ صفیں سیدھی ہوں اور دوسرا یہ کہ بیچ میں کوئی خلا نہ ہو گرمی کا تقاضا تو یہ ہے کہ کھلے کھلے کھڑے ہوں مگر ہم نے عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس لئے ہم ایسی معمولی باتوں پر اپنے دین کو قربان نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد حضور نے نماز پڑھائی اور سلام پھیرنے کے بعد گیارہ بار ہلکی آواز میں لا الٰہ الا اللہ کا ورد کیا اور پھر السلام علیکم کہہ کر تشریف لے گئے۔

قابلِ توجہ مبلغین کرام

نظارت ہذا کی طرف سے جملہ مبلغین کرام کو یہ ہدایت بھجوائی گئی تھی کہ وہ چندے بڑھانے کی طرف توجہ دیں اور چندوں کی وصولی کی نگرانی کریں۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ مبلغین کرام سیکرٹری مال کے ساتھ اس بارہ میں تعاون کریں اور سیکرٹری مال سے بقایا داران کی فہرستیں حاصل کر کے بقایا داران کو انفرادی اور اجتماعی طور پر توجہ دلاتے رہیں۔ مبلغین کرام کو چندہ کی وصولی کا کام کسی صورت میں بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ البتہ سیکرٹری مال اور محصلین کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے اور ان کی غفلت کی صورت میں ان کو اور نظارت بیت المال کو فوری توجہ دلائی جاسکے اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

دینِ خیر الوریٰ کا آخری ہتھیار

-: قدرتِ ثانیہ :-

الحاج کریم ظفر ملک صاحب۔ آف شکاگو (امریکہ) ابن حضرت مولانا ظہور حسین صاحب مرحوم سابق مبلغ روس و بخارا

اس حادثہ فاجعہ کا تو وہم وگمان بھی نہ تھا کسی کو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہٗ کی ناگہانی وفات ۸ اور ۹ جون کی درمیانی رات کو ہوئی خاکسار کی مستقل سکونت تو شکاگو (امریکہ) میں ہے لیکن چند روز کے لئے بعض ضروری کاموں کی تکمیل کے سلسلہ میں پاکستان آیا ہوا تھا ۸ر جون رات قریباً دس بجے تک بیت الفضل اسلام آباد میں رہا حضرت اقدس کی صحت کے بارے میں سخت تشویش تھی۔ اس لئے ربوہ سے ایک دن کے لئے یہاں آیا تھا۔ اہل خاندان اور دیگر احباب سے گفتگو کے بعد دل میں یہی تاثر تھا کہ اگرچہ بیماری بدستور اپنے متعلقہ عوارض کے ساتھ موجود تھی لیکن اس کی شدت میں معتدبہ کمی آچکی تھی۔ ۹ر جون رات تقریباً ساڑھے تین بجے وفات کی اطلاع ملی یوں لگا جیسے دنیا ختم ہو گئی۔ ہماری دنیا مومنوں کی دنیا ہے۔ تو ایک ناچیز گنہگار ہستی ہوں۔ خلافت سے وابستہ ...... ملام باقی سبھی کی بھی یہی حالت ہو گی لیکن اپنا یہ حال تھا کہ آنسو تھمنے کا نام نہ لیتے تھے دل کو یقین ہی نہ آتا تھا کہ واقعی حضرت اقدس ہم سے جدا ہو گئے۔

دن نکلتے ہی پی آئی اے والوں سے رابطہ قائم کیا ہوائی جہاز میں سیٹ ملنے کی دشواریاں تو سبھی کو معلوم ہیں بہر حال دوپہر سے پہلے لاہور پہنچ گیا اور وہاں سے بذریعہ کار دوپہر کے آخری لمحوں میں ربوہ پہنچ گیا۔ محبوب کے دیدار کے لئے حوصلہ نہ پڑتا تھا پھر بھی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس کے قدموں میں جا پہنچا وہی مسکراتا ہوا چہرہ نور کی ابدی لہر دل میں لیتا ہوا اپنے آخری سفر کے انتظار میں محو خواب تھا۔ قصر خلافت سے واپس آیا تو ذہن کو افکار پریشاں نے گھیر لیا یہ تو اطمینان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدے احمدیت کی ترقی کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں وہ ضرور پورے ہونگے لیکن ذہنی انتشار اور تردد کی گھڑیاں جو اختتام خلافت ثالثہ اور قیام خلافت رابعہ کے درمیانی وقفہ میں دل ودماغ کو پریشان کر رہی تھیں وہ کسی کروٹ چین نہ لینے دیتی تھیں اور ہر سانس کے ساتھ دل سے یہی دعا نکلتی کہ اے مولا کریم ہمارے گناہوں کو نظر انداز کر دے اور اپنے وعدوں کو نبھا اور قدرت ثانیہ کا آخری ہتھیار جو تو نے اسلام اور احمدیت کے ہاتھ میں دیا ہے اس کو ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے کبھی کند نہ ہونے دینا اور یہ ہتھیار کبھی کند ہوگا بھی کیسے جبکہ اس کے بارے میں خدائی فرمان یہ ہے کہ یہ آسمانی حربہ نہ کبھی ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے بلکہ جس کی میعاد دائمی وعدہ کا دن ہے جس کا آفتاب قیامت تک روشنی دے گا اور کبھی غروب نہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

۹ر جون کا سارا دن اپنے رب سے دعاؤں اور التجاؤں میں گزارا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دل کی بے چینی بھی بڑھتی گئی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کی ذات مبارک سے جماعت مومنین کو جو والہانہ عقیدت تھی اس کا ایک ادنیٰ سا اندازہ یوں لگائیں کہ پاکستان کے طول وعرض سے بلکہ حق یہ ہے کہ دنیا کے مختلف کونوں سے جہاں تک ممکن ہو سکا لوگ دیوانہ وار مرکز سلسلہ کی طرف کھنچے چلے آرہے تھے ۱۰ر جون کو خلافت رابعہ کا انتخاب اور تدفین عمل میں آنی تھی ۱۰ر جون کی دوپہر سے قبل بلا مبالغہ ایک لاکھ سے اوپر مومنین ربوہ پہنچ چکے تھے۔ شدید گرمی، حبس، چلچلاتی دھوپ ان میں سے کوئی بات بھی تو مومنوں کے جوش وخروش پر اثر انداز نہ ہو سکی انتخاب خلافت نماز ظہر کے معاً بعد مسجد مبارک میں ہونا تھا نماز کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ سے کچھ اوپر ہزاروں افراد ہمہ تن گوش برآواز مسجد مبارک کے سامنے والے میدان میں کھڑے رہے خلافت رابعہ کے اعلان کے انتظار میں جب نئی خلافت کا اعلان ہوا تو جوش کا یہ عالم تھا کہ پل بھر میں ہزاروں افراد دیوانہ وار مسجد مبارک کی طرف دوڑ پڑے اتنے میں صور اسرافیل کی طرح حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کی آواز ہوا کے دوش پر ابھری اور حضرت اقدس نے ہدایت فرمائی کہ لوگ خاموش ہو جائیں کیونکہ ابھی بیعت ہوگی اور بیعت کے الفاظ دہرائے جائیں گے میری آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

کہاں یہ عالم کہ بزرگوں کے نعرے اور نعرہ دل دغیرہ کے شور سے کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی اور کہاں یہ سکوت کہ گویا سارا میدان خالی تھا جیسے وہاں کوئی بھی نہ تھا میں تو کہتا ہوں کہ یہ بھی ایک معجزہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی زبان میں ایسی برکت ڈال دی کہ ہزار دل ہزار کا مجمع حکم سنتے ہی ایسا خاموش ہوا کہ نوک قلم سے اس کی صحیح کیفیت بیان نہیں ہو سکتی مجھے یوں لگا کہ الٰہی مشیت کا اس میں یہ اشارہ ہے کہ خلافت رابعہ میں اختلاف وانشقاق کی زبانیں اگر کوئی ہوں گی تو وہ خدائی حکم سے ہمیشہ کے لئے گونگی ہو جائیں گی اور مومنوں کے ہونٹوں سے صرف آمنا وصدقنا سنائی دے گا۔

خلافت رابعہ کی بیعت اولیٰ جو انتخاب کے معاً بعد مسجد مبارک میں لی گئی اپنی روحانی تاثیرات میں حشر سامانی سے کم نہیں تھی جو شخص چند لمحے پہلے صرف صاحبزادہ مرزا طاہر احمد تھا خدائی تقدیر نے پلک جھپکنے میں اسے زمین سے اٹھا کر ثریا پر بٹھا دیا اس کا ہاتھ خدا کے ہاتھ کا مظہر بن گیا اس کی زبان اس کی تقریر اس کی ہر حرکت اور سکون یکسر ایک ایسے سانچہ میں ڈھل گئے جس کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا تھا ازل سے اپنی نیابت ارضی کے لئے۔

خلافت ثالثہ کی رحلت پر خلافت رابعہ کے قیام سے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے شدید زخم پر سکینت کا پھایا رکھ دیا ہے اے جانے والے تجھ پر کروڑوں کروڑ درود اور سلام کہ تو نے مقدور سے زیادہ سلسلہ کی خدمت کی۔ رات دن کام کیا پھر نہ تھکا نہ ماندہ ہوا تو ایک شفیق باپ سے بڑھ کر ہماری مردوزن سے پیش آیا تو نے دن رات جماعت کے لئے دعائیں کیں اور تیرے رب نے تیری دعاؤں کو بپایۂ قبولیت جگہ دی۔ نہ صرف موجودہ نسل بلکہ آنے والی نسلیں بھی جب تیری انسانی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر سلسلہ کی ترقی کے لئے مساعی کا ذکر تاریخ احمدیت میں پڑھیں گی تو بے اختیار تجھ پر درود و سلام کے تحفے نچھاور کریں گی اور اے آنے والے خدائے ذوالجلال کا سایہ ہمیشہ تیرے سر پر رہے تو جلد جلد بڑھے اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے اور دنیا کی قومیں اور مختلف نسلیں تجھ سے برکت پائیں تو نے ایک آڑے وقت میں خلافت کا بار اٹھایا ہے۔ خدا تیری عمر اور صحت میں خارق عادت برکت ڈالے۔

یہ عاجز یہاں یہ بیان کرنے سے رک نہیں سکتا کہ خلافت رابعہ میں سب سے پہلا غیر ملکی احمدی جو قادیان گیا وہ یہ خاکسار ہی تھا۔ تخت گاہ رسالت میں بیعت خلافت رابعہ کا جو نظارہ دیکھا وہ احاطہ تحریر میں نہیں آسکتا تھا۔

این سعادت بزور بازو نیست

قادیان آنے کا پروگرام تو امریکہ سے چلتے وقت ہی بنایا ہوا تھا لیکن یہ وہم بھی نہیں تھا کہ ایسے تاریخ ساز موقع پر موجود ہوں گا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے کمال شفقت ومحبت کا سلوک اس عاجز سے کیا۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ شکریہ ادا کر سکوں۔ جو احمدی باہر سے قادیان جاتا ہے تو پھر واپس بادل نخواستہ ہی آتا ہے سارا ماحول برکتوں سے پر۔ نمازوں اور دعاؤں سے مسجدیں اور گھرانے دن رات گونجتے رہتے ہیں وقت بہت تنگ تھا صرف ایک دن ہی وہاں گزار سکا اور احباب قادیان کی دعاؤں کے درمیان لاہور واپسی ہوئی۔ اور ۱۵ر جون کو واپس شکاگو پہنچ گیا اور تمام تعریفیں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے اس ناچیز کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت میں السابقون الاولون میں داخل کیا اور قادیان کی زیارت کی توفیق بخشی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ولادت مکرم ایم محمد عثمان صاحب ازسورب ضلع شیموگہ سے لکھتے ہیں کہ عزیزم عبد الحمید صاحب ابن مکرم عبد الرحمٰن صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸/۶/۸۲ کو فرزند عطا فرمایا ہے نام "مقبول احمد" تجویز کیا گیا ہے ۲۵ روپے مختلف مرکزی مدات میں ادا کئے گئے ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی، درازی عمر والی زندگی عطا فرمائے احمدیت کا سچا خادم اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تصحیح مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ رقمطراز ہیں:۔ "بدر کی اشاعت ۲۴ر جون میں جو اعلان نکاح شائع ہوا ہے اس میں غلطی سے نام اور مہر کی رقم صحیح طور پر نہیں لکھی گئی ہے۔ لڑکے کا نام محمد ایوب صاحب پالمہ ہے۔ مہر کی رقم صرف ایک ہزار ایک صد روپے ہے"۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں

(ادارہ)

دل و جان سے پیارے آقا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور گلہائے عقیدت

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کے ارشاد کے مطابق جنیج منگلور میں [illegible] جزیرہ انڈمان میں خاکسار دو ہفتہ کے لئے گیا تھا۔ وہاں پر مورخہ ۹ر جون ۱۹۸۲ء کی صبح جب خاکسار کو اپنے محسن و مشفق اعظم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اچانک وفات کی اطلاع ملی تو خاکسار ناقابل بیان سکتہ میں آگیا۔ اس اندوہناک خبر کے لئے ذہن قطعاً تیار نہ تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اُس وقت حضور انور رحمہ اللہ کی بابرکت خدمت میں اس ناچیز غلام کی شرف یابی کے پرکیف اور روح پرور نظارے دل و دماغ میں مستحضر ہوتے رہے۔ اور آنسو بہاتا رہا۔

حضور سے خاکسار کی پہلی ملاقات ۱۹۶۸ء کے جلسہ سالانہ کے وقت ہوئی تھی۔ درویشان قادیان کے لئے حضور انور نے ملاقات کے لئے خاص وقت عطا فرمایا تھا۔ اُس وقت سیدی المحترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ہم درویشوں کا حضور سے تعارف فرما رہے تھے۔ جب میری باری آئی اور محترم حضرت میاں صاحب نے خاکسار کا تعارف فرمایا اُس موقعہ کو غنیمت جانتے ہوئے حضور کی خدمت میں اپنی اہلیہ کی بیماری کا ذکر کیا۔ یعنی مورخہ ۱۷ر جولائی ۱۹۶۷ء کو حیدرآباد احمدیہ جوبلی ہال کا بیشتر حصہ جب اچانک اور ایک دم منہدم ہوا تو خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر میری اہلیہ اور تین ماہ کی بچی کو بچایا تھا لیکن اس اچانک حادثہ اور دھکہ کی وجہ سے میری اہلیہ کو بعد میں بار بار بے ہوش ہونے کا دورہ پڑنے لگا۔ معمولی آواز پر بھی اچانک بے ہوش ہوکر گر جاتی تھیں۔ خاکسار نے کئی انگریزی علاج کروائے۔ لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

جب خاکسار نے حضور کی بابرکت خدمت میں اس کا ذکر کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس بیماری کے لئے ایک ہی روحانی علاج ہے آج ہی اپنی اہلیہ کو خط لکھیں کہ وہ روزانہ زیادہ سے زیادہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا ورد کوئی رہا کریں۔

چنانچہ حضور اقدس کے اس ارشاد گرامی کی اطلاع اُسی وقت خاکسار نے اپنی اہلیہ کو دی۔ خدا شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم اور حضور اقدس کی دعاؤں اور اس روحانی علاج کے نتیجہ میں میری اہلیہ اس بیماری سے کلیۃً شفا یاب ہوگئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

یہ میرے پیارے حضور کا مجھ پر اور میرے خاندان پر ایک بہت بڑا احسان عظیم ہے

اس کے بعد خاکسار کو تیرہ سال کے لمبے عرصہ کے بعد ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو ربوہ جانے اور ۲۷ر کو پیارے حضور کی بابرکت خدمت میں حاضری کی توفیق ملی۔ ایک بجکر ۱۰ منٹ پر حضور انور رحمہ اللہ اپنے دفتر سے ملاقات کے کمرے میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فرماتے ہوئے تشریف لائے۔ خاکسار نے آگے بڑھ کر حضور پُرنور کے مبارک ہاتھوں کا مصافحہ کرنے اور ہاتھ چومنے کی توفیق حاصل کی۔ حضور نے اپنے اس ناچیز غلام کا ہاتھ پکڑتے ہوئے اپنے قریب کی کرسی میں جگہ عطا فرمائی اُس وقت سوائے مکرم اختر صاحب فوٹو گرافر کے اور کوئی نہیں تھا۔

ابتدائی تعارف کے بعد حضور نے تامل ناڈو کی جماعتوں اور وہاں کی تبلیغی سرگرمیوں کے بارے میں دریافت فرمایا۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ میری طرف سے جماعت کو یہ پیغام پہنچائیں کہ مجھے مزید پانچ جماعتوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے خوب محنت اور ہمت سے کام لیں اور محبت اور پیار سے اور اپنے نیک سلوک کے ذریعہ غریبوں کی ضروریات پوری کرتے ہوئے ان کے دل موہ لینے کی کوشش کریں یہ خدا کا فضل ہے کہ اس کے بعد تامل ناڈو میں ایک اور جماعت کا یمنی کوسیبہ میں اضافہ ہوا۔ الحمد للہ

بعدہ حضور نے نائیجیریا، لائبیریا وغیرہ افریقی ممالک کے حالات کا تذکرہ فرمایا اور ان لوگوں کے طریق تبلیغ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان لوگوں کا یہ طریق ہوتا ہے کہ وہاں سب سے پہلے ایک گاؤں میں ایک دو احمدی جاکر چیف سے ملاقات اور جماعت کا تعارف کرتے ہیں اور وہاں تبلیغی جلسہ کرنے کی اجازت حاصل کرتے ہیں۔ اس کے بعد جماعت کی تبلیغی ٹیم اور دس بارہ سیکڑوں میں احباب اُس گاؤں میں مقررہ وقت پر جاتے ہیں اور دو گھنٹے تبلیغی جلسہ منعقد کرتے ہیں اس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ایسے موقعوں پر چار پانچ یا اس سے زیادہ [illegible] مزید جلسہ منعقد کرتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہاں پر ایک فعال جماعت قائم ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ۱۹۷۰ء میں جب میں پہلی دفعہ وہاں گیا تو ایئرپورٹ میں استقبال کے لئے سو ڈیڑھ سو افراد ہی آئے ہوئے تھے لیکن جب پچھلے سال یعنی ۱۹۸۰ء میں جب میں گیا تو وہاں ساٹھ ہزار سے زائد لوگ آئے ہوئے تھے۔ حضور نے افریقن دوستوں کے پیار و محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "ان لوگوں کی والہانہ محبت دیکھ کر میں حیران ہو جایا کرتا ہوں کہ یہ لوگ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں۔ میں سوچ میں پڑ جاتا ہوں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مصافحہ کے لئے کوئی ہاتھ پکڑتا ہے۔ لیکن چھوڑنے کا نام نہیں لیتا۔ پیچھے کھڑے ہوئے لوگ اُسے دھکہ دے کر دھکیلنے لگ جاتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ پیچھے سے ایک شخص آکر اپنے ایک ہاتھ سے میری کلائی اور دوسرے ہاتھ سے اُس کی کلائی پکڑ کر زبردستی چھڑاتا ہے۔ اور پھر دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑنے لگتا پھر وہ چھوڑتا نہیں تھا۔

جب حضور پُرنور اپنی منفرد اور نہایت دل لبھانے والے اور محبت بھرے انداز میں متبسم ہوکر بات کر رہے تھے تو یہ ناچیز غلام حضور کے رخسار مبارک کو دیکھتا ہی رہ جاتا تھا۔

ایک موقعہ پر حضور نے میری خاموشی کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا کہ کیا آپ میری اردو کو سمجھ رہے ہیں؟ میں تو آپ کی تامل نہیں جانتا ہوں۔

اسی طرح ایک دفعہ حضور نے [illegible] کو مخاطب کرتے فرمایا کہ آپ فوٹو کیوں نہیں لے رہے ہیں؟ فوٹو لے لو۔ وہ بھی اپنے آپ کو ادا تیں فوٹو گرافر یکھ رہا ہوں کہ حضور ہی کی باتوں میں منہمک تھے۔

اُس وقت فوٹو گرافر نے مجھ سے کہا کہ [illegible] سرنے لکھاؤ آپ تب حضور نے مسکراتے ہوئے بے تکلفی سے فرمایا کہ کیوں آپ کی طرف دیکھیں ہم دونوں باتیں کرتے رہیں گے۔ تم خود لوٹ لوتا رہے اپنے فوٹو خود کرتے کہہ!

گو اُس وقت کی [illegible] پھر محبت و شفقت بھری گفتگو کو اس ناچیز کا جانا بہت مشکل ہے تاہم ہوں اب بھی وہ تصویریں یاد کرکے محسوس کرتے ہوئے آنکھیں پُرنم ہو رہی ہیں۔

تقریباً ۲۰ منٹ ہوتے تو حضور کھڑے ہوگئے خاکسار نے آگے بڑھ کر معانقہ کے لئے ہاتھ بڑھایا تو نہایت پیار سے اور پدرانہ شفقت سے دیر تک معانقہ کا شرف بخشے رہے۔

اُس وقت اُن مقدس و مبارک سینہ پر سر رکھ کر مجھے ایسا محسوس کر رہا تھا کہ میں ایک بالکل کمسن بچہ ہوں اور ایک مہربان کے سینہ پر سر رکھ کر سسکیاں بھر رہا ہوں۔ خدا کی قسم وہ کیفیت صرف محسوس ہی کی جا سکتی ہے۔ بیان نہیں کی جا سکتی بالآخر وہ مشفق و محسن بھی ہم سب کو داغ مفارقت دے کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کے درجات بلند فرمائے آمین ؎

اتمنا الذی قد کنت آمل بان کیا
والناس حتی لقیک یضعی کرعنہ مسرورا
فاصبر متوکلاً علیٰ تکون اذا لقیک
فی دقاۃ مثلک ما ہنگا الی مہرورا

جی ہاں حضور اقدس ہوتی خوشی اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے! اور ہم حضور کو حضور کی شفقت و محبت کو اور حضور کے احسانات کو یاد کرکے رو رہے ہیں!!

دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر محترم حضرت محمد ظہور خان صاحب پشاوری قریباً ۹۰ سال کی عمر میں مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۸۲ء صبح [illegible] بجے ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ حضرت محمد حشمت اللہ خان صاحب کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ پارٹیشن سے بہت عرصہ قبل پشاور سے ہجرت کرکے قادیان مستقل رہائش اختیار کر چکے تھے۔ پارٹیشن پر پاکستان گئے۔ ابتداء میں ملتان قیام کیا اور ربوہ آباد ہونے پر مستقل ربوہ میں سکونت اختیار کر لی۔ ان کی وفات کے چند دن بعد ہی اُن کا بڑا بیٹا میری خوشدامن صاحبہ بھی مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۸۲ء شام پونے سات بجے ربوہ میں انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی عبدالحق صاحب مرحوم آف بریلوی کی بیٹی تھیں نہایت ہی نیک۔ دعاگو، تہجد گزار، قرآن مجید سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرماوے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماوے۔ آمین۔ میری اہلیہ محترمہ ایک عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس اور دل کے عارضہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ قارئین بدر سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں مولا کریم والدین کی جدائی کے صدمہ کو اپنے فضل سے برداشت کرنے کی توفیق دے اور اپنے فضل سے شفا عطا فرماوے۔

(خاکسار [illegible] انچارج نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی

پاکیزہ حالات زندگی کی ایک جھلک

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کی ولادت باسعادت خدائی بشارات کے مطابق ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء کو ہوئی۔ اور آپ کے جلیل القدر والد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی ولادت سے پہلے [illegible] ۲۶ ستمبر ۱۹۰۷ء کو بشارت دی گئی۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا۔ اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔"

[illegible] حضرت مصلح موعود نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک نورانی اور تیز روشنی ہے جو ناصر احمد کے جسم میں داخل ہوئی ہے۔ رؤیا کے الفاظ یہ ہیں "میں اس وقت [illegible] میں تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا [illegible] ایک راستہ سے گزر رہا [illegible] اپنے سامنے ایک [illegible] لائٹ یعنی چمک کر [illegible] روشنی نظر آئی۔ جیسے ہوائی جہاز [illegible] میں نے خواب میں ہی خیال کیا یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے [illegible] ایک دروازہ [illegible] ناصر احمد [illegible] دروازہ [illegible] ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی ہے"

(الفضل [illegible])

حیات ناصر [illegible] ۱۷ اپریل ۱۹۲۲ء [illegible]

[illegible]

حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحب [illegible] حضرت مصلح موعود نے خود پڑھایا اور [illegible] کو تقریب رخصتانہ اور [illegible] کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ اس تقریب کے ایک ماہ بعد ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے ماتحت آپ انگلستان مزید تعلیم کے لئے تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود نے آپ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"میں تم کو انگلستان بھیج رہا ہوں اُس غرض سے جس غرض سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو فتح مکہ سے پہلے مکہ بھیجا کرتے تھے میں تمہیں بھیج رہا ہوں تا تم مغرب کے نقطہ نگاہ کو سمجھو۔ تم اس زہر [illegible] معلوم کرو جو انسان کے روحانی جسم کو ہلاک کر رہا ہے ان ہتھیاروں سے واقف اور آگاہ ہو جاؤ جن کو دجال اسلام کے خلاف استعمال کر رہا ہے غرض تمہارا کام یہ ہے کہ تم اسلام کی خدمت کے لئے اور دجالی فتنہ کی پامالی کیلئے سامان جمع کرو۔"

نیز فرمایا:

خدا کے نزدیک ہم سب فانی ہیں۔ اور وہی زندہ اور حاصل کرنے کے قابل ہے۔ اس کا چہرہ دنیا کو دکھانے کی کوشش کرو۔ اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دو ہر سانس اسی کے لئے ہو۔ وہی مقصود ہو وہی مطلوب، محبوب ہو۔ اس کا نام دنیا میں روشن نہ ہو جب تک اس کی حکومت دنیا میں قائم نہ ہو۔ تم کو آرام نہ آئے۔ تم چین سے نہ بیٹھو۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۴ء)

انگلستان میں آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی سے بی۔ اے اور ایم۔ اے کی ڈگریاں حاصل کیں اور ۸ نومبر ۱۹۳۸ء کو آپ واپس تشریف لائے۔ دوران قیام انگلستان آپ نے تبلیغ کا فریضہ [illegible] ایک رسالہ "الاسلام" بھی جاری فرمایا۔ مئی ۱۹۳۹ء سے اپریل ۱۹۴۴ء تک جامعہ احمدیہ کے پرنسپل اور مئی ۱۹۴۴ء سے نومبر ۱۹۶۵ء تک تعلیم الاسلام کالج قادیان اور ربوہ کے پرنسپل رہے اور تعلیمی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا قیام اور استحکام آپ کی ذات سے گہرے طور پر وابستہ ہیں ۱۹۳۹ء فروری سے اکتوبر ۱۹۴۹ء تک خدام کے صدر اور اکتوبر ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۴ء تک انصار اللہ کے نائب صدر کے فرائض سرانجام دیتے رہے جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خود صدر تھے۔ اور ۱۹۵۴ء میں آپ انصار اللہ کے صدر ہوئے۔ آپ ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو قادیان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے گئے۔ جون ۱۹۴۸ء سے جون ۱۹۵۰ء تک فرقان بٹالین کی رہنمائی کرتے رہے اور ملکی خدمات بجا لاتے رہے جس میں محاذ پر شجاعت کے جوہر دکھائے۔ ۱۹۵۳ء میں سنت یوسفی کے مطابق آپ نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ۲۸ مئی ۱۹۵۳ء کو آپ کی رہائی ہوئی۔ مئی ۱۹۵۵ء میں حضرت مصلح موعود نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کا صدر مقرر فرمایا۔ اور آپ اس عہدہ پر انتخاب خلافت تک فائز رہے۔

روز افزوں ترقی کا اجمالی خاکہ

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو جماعت احمدیہ کی قیادت کے بلند اور رفیع الشان منصب مسند خلافت پر متمکن ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر گام پر تائید و نصرت سے نوازا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت۔

"انا نبشرک بغلام نافلۃ لک نافلۃ من عندی"

(تذکرہ طبع سوم صفحہ ۵۸۸)

ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔

اسی طرح طالمود جو یہود کی ہزاروں برس قبل کی کتاب ہے اس میں پیشگوئی آج تک درج ہے۔

"کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد اللہ کی بادشاہت پہلے اُس کے بیٹے اور اُس کے بعد اُس کے پوتے کو ملے گی۔"

(طالمود جوزف بارکلے باب ۵ صفحہ ۳۷ مطبوعہ لندن)

یہ پیشگوئیاں آپ کے وجود باجود سے پوری ہوئیں۔ اور آپ نے مسند خلافت پر فائز ہونے کے بعد جماعت کی تعلیم و تربیت کو کئی جہات سے مربوط کیا اور عالمگیر پیمانے پر تبلیغ اسلام کے لئے ایسے اقدامات فرمائے جن کو سنگ میل کی حیثیت حاصل ہے۔ اور آپ کے کامیاب دور قیادت و سیادت جو ساڑھے سولہ سال بنتا ہے جماعت نے دن دگنی رات چوگنی ترقی کی ہے۔ آپ نے متعدد تحریکات جاری فرمائیں۔ جن میں سب سے بڑی تحریک صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ ہے جس کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو زبردست ترقیات ملیں اور آج دنیا بھر میں احمدیت کا نام عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔ اور آپ کے کئے ثمرات میں سے اسپین کی مسجد جو مسلمان کے انحطاط کے ۷۰۰ سال بعد تعمیر ہوئی جس کے ذریعہ اسپین کے عظیم بزرگ صوفی کامل مجدد اسلام حضرت امام عبدالوہاب شعرانی کی قریباً چھ صد سال پہلے کی یہ تعجب انگیز پیشگوئی پوری ہوئی کہ۔

"اسپین کے قبضہ کے بعد دوبارہ اس کی فتح مہدی موعود کے زمانہ میں ہوگی۔ اور جب اسپین کے لوگ امام مہدی سے مدد کے طالب ہوں گے اُس وقت مہدی کے لشکر کی قیادت اُس شخص کے ہاتھ میں ہوگی جو امام الزمان کا نائب جس کا ستارہ قسمت روشن اور جو ناصر دین اسلام اور حقیقتاً خدا کا ولی ہوگا۔"

(کتاب مختصر تذکرہ قرطبہ صفحہ [illegible])

اور ۱۹۷۸ء کو عالمی کسر صلیب کانفرنس منعقدہ لندن جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے چرچ کی طرف سے مناظرہ کے چیلنج کو قبول کر کے عیسائی دنیا پر لرزہ طاری کر دیا اور آج تک عیسائی پادری چھپاتے پھرتے ہیں۔ ہر صورت حضور نے عیسائیت کی ریڑھ کی ہڈی کو توڑ کر رکھ دیا۔ دنیا کے کونے کونے میں جماعت احمدیہ کے تبلیغی نظام کو زیادہ مربوط اور مستحکم کرنے کے لئے آپ نے بارہا غیر ملکی سفر کئے۔ اور یورپ کے متعدد ممالک کے علاوہ امریکہ اور افریقہ کے کئی ممالک میں بنفس نفیس تشریف لے گئے اور سفر کی صعوبتوں کو برداشت کیا۔ آپ ہی کے دور مبارک میں نصرت جہاں سکیم کا اجراء ہوا جس کے نتائج کے ساتھ ہی افریقہ میں ایک انقلاب آگیا۔ جس کے ذریعہ سینکڑوں اسکول اور ہسپتال

قسط دوم

اسلامی وراثت کے مسائل

از مکرم مولوی محمد عمر علی صاحب فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

موانع الارث

اسلام نے وسیع تر مفادات اور جرائم کے سدباب کے لئے مندرجہ ذیل افراد کو باوجود قریبی رشتہ دار ہونے کے حق وراثت سے محروم قرار دیا ہے جن کو موانع الارث کہتے ہیں اور وہ چار ہیں۔ (۱) غلامی (۲) قتل جس سے قصاص یا کفارہ لازم آتا (۳) اختلاف دینین (۴) اختلاف دارین تفصیل یہ ہے کہ

(۱)۔ غلامی حق وراثت میں مانع اس لئے ہے کہ غلام ان سب باتوں میں تصرف نہیں کر سکتا جن میں ایک آزاد آدمی تصرف کر سکتا ہے۔ جیسے شہادت، ملک اور ولایت وغیرہ مطلب یہ کہ جیسے ایک شخص فوت ہوا اور اس نے بیٹا یا بیٹی چھوڑا اور وہ بیٹا یا بیٹی کسی کے شرعی غلام یا لونڈی ہیں تو یہ بیٹا یا بیٹی اس میت کی میراث سے محروم ہوں گے۔

(۲) قتل جو حق وراثت سے محروم کر دیتا ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ (ا) وہ قتل جس سے قصاص واجب ہوتا ہے جیسے تلوار یا تیز دھار ہتھیار سے عمداً کسی کو قتل کیا جائے ایسے قتل کو عمد کہتے ہیں۔ (ب) وہ قتل جس سے کفارہ لازم آتا ہے جیسے بغیر تیز دھار ہتھیار سے قتل کرنا اس کو شبہ عمد کہتے ہیں۔

مذکورہ بالا دونوں طریق پر اگر کوئی بیٹا اپنے باپ کو قتل کریگا تو باوجود حق وراثت رکھنے کے اس قتل کے باعث بیٹا اپنے باپ کی وراثت سے محروم ہو جائیگا اس قاعدے کے ذریعہ سے اسلام نے رشتہ داروں کے ناحق قتل کو ہمیشہ کیلئے روک دیا ہے۔

(۳) اختلاف دینین یعنی وارث و مورث میں سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا کافر مثلاً اگر بیٹا مسلمان ہو اور باپ کافر ہو دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰی

کہ اختلاف دین والے ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے اس حکم کے ذریعہ بھی مختلف قسم کے فتنوں کا سدباب کیا ہے اور کمزور طبائع مسلمانوں کو غیروں کے بد اثرات سے بچایا ہے۔

(۴)۔ اختلاف دارین یعنی ایک مسلمان اسلامی حکومت میں رہتا ہو اور دوسرا غیر اسلامی حکومت میں رہتا ہو اور دونوں حکومتیں برسرپیکار ہوں تو ایسی صورت میں دوسرا مسلمان پہلے کا وارث نہیں ہو سکتا۔

اصحاب الفرائض اور اُن کے حقوق

اصحاب الفرائض سے مراد وہ افراد ہیں جن کے حصے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مقرر فرما دیئے ہیں۔ انکی کل تعداد ۱۲ ہے۔ مردوں میں سے اصحاب الفرائض مندرجہ ذیل چار درثاء ہیں۔

۱۔ اب (باپ) ۲۔ جد (دادا)
۳۔ الاخ لام یعنی اخیافی بھائی (وہ بھائی جو صرف ماں کی طرف سے ہو) (۴) زوج (خاوند) عورتوں میں سے مندرجہ ذیل آٹھ عورتیں ذوات الفرائض ہیں۔

۱۔ زوجہ (بیوی) ۲۔ بنت (حقیقی بیٹی)
۳۔ بنت الابن (پوتی) (۴) اعیانی بہن (سگی بہن) (۵) علاتی بہن (جو صرف باپ کی طرف سے ہو) (۶) اخیافی بہن (جو صرف ماں کی طرف سے ہو) (۷) اُم (ماں)
(۸) جدہ (دادی) نانی)

فروض مقدرہ

وہ حصے جو اصحاب الفرائض کو دیئے جاتے ہیں ان کو سہام یا فروض کہتے ہیں اور وہ چھ ہیں۔ جو دو قسموں پر مشتمل ہیں

اول:۔ نصف ½ ربع ¼ ثمن ⅛
دوم:۔ ثلثان ⅔ ثلث ⅓ سدس ⅙ ہیں

حالات حصص اصحاب الفرائض

①۔ اَلْاَبُ (باپ) باپ کی تین حالتیں ہیں۔ یعنی میت کا باپ ہو تو اس کی مندرجہ ذیل تین حالتیں ہو سکتی ہیں۔

اول:۔ جب کہ باپ صرف ذوالفرائض ہوتا ہے یعنی باپ کو ⅙ چھٹا حصہ ملتا ہے جبکہ میت کی نرینہ اولاد ہو یا نرینہ اولاد کی نرینہ اولاد ہو جیسے۔

مسئلہ ۱ میت

باپ	بیٹا
⅙	عصبہ
1	5

دوم:۔ باپ ذوالفرائض اور عصبہ دونوں ہوتا ہے جب کہ میت کی اولاد میں سے صرف لڑکیاں ہوں یا پوتیاں ہوں۔ گویا اصحاب الفرائض کی حیثیت سے باپ کو ⅙ چھٹا حصہ ملے گا۔ اور عصبہ ہونے کے لحاظ سے بقیہ مال کا حقدار ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ (سورۃ نساء)

کہ اگر میت کی اولاد ہو تو والدین میں سے ہر ایک کو ⅙ چھٹا حصہ ملے گا۔

سوم:۔ تعصیب محض یعنی باپ صرف عصبہ ہوتا ہے جبکہ میت کی کوئی اولاد نہ ہو جیسے ارشاد ربانی ہے کہ

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ یعنی

اگر میت کی اولاد نہ ہو اور وارث صرف والدین ہوں تو ماں کو ⅓ ثلث ملے گا۔ یہاں پر باپ کے حصہ کا ذکر نہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ باپ عصبہ ہونے کی وجہ سے بقیہ تمام مال کا وارث ہوگا۔

②۔ دوسرا ذوالفرائض دادا ہے۔ جب کہ میت کا باپ نہ ہو بلکہ دادا زندہ ہو تو تمام حالات میں دادا باپ کے قائم مقام ہوگا یعنی دادا کو مذکورہ بالا حصص ملیں گے جو باپ کے لئے بیان ہوئے ہیں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ باپ کی موجودگی میں دادا وارث نہ ہوگا کیونکہ میت کی قرابت میں باپ دادا سے زیادہ قریبی ہے پس بیٹے کی موجودگی میں دادا محروم ہو جائیگا۔

دادا چار حالتوں میں باپ سے مختلف ہوتا ہے

①۔ بنو الاعیان یعنی سگی بھائی بہنیں اور بنو العلات یعنی صرف باپ کی طرف سے بھائی بہنیں باپ کے ہوتے ہوئے بالاتفاق محروم الارث ہوتے ہیں لیکن اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو محروم نہیں ہوں گے۔

②۔ جب میت کے ماں باپ اور زوج یا زوجہ ہیں۔ یعنی کوئی چھوڑے تو ماں کو بالاتفاق ثلث الباقی ملتا ہے۔ لیکن اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو ماں کو ثلث الکل ملتا ہے۔

③۔ یہ کہ میت اپنے مولی العتاقہ (آزاد کنندہ) کے باپ اور بیٹا کو چھوڑے تو باپ کو چھٹا حصہ ملتا ہے باقی بیٹے کو۔ لیکن اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔ اور بیٹا سارا مال لے جائے گا۔

④۔ جب میت اپنے مولی العتاقہ (آزاد کنندہ) کے باپ اور بھائی کو چھوڑے تو بالاتفاق سارا ترکہ باپ کو ملتا ہے۔ بھائی کو کچھ نہیں ملتا۔ لیکن اگر باپ کی جگہ دادا ہو تو کل ترکہ دادا کو مل جاتا ہے۔

③۔ تیسرا ذوالفرائض اَلْاَخُ لِاُمٍّ یعنی اخیافی بھائی ہے۔ اس سے مراد وہ بھائی ہے جو صرف ماں کی طرف سے ہو۔ ان کی تین حالتیں ہیں۔ سورۃ نساء میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ

یعنی جس مرد یا عورت کا ورثہ تقسیم کیا جاتا ہے اگر اس کا نہ باپ ہو نہ اولاد اور اس کا کوئی بھائی یا بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہوگا۔ اور اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو وہ سب تیسرے حصہ میں شریک ہوں گے۔

سو پہلی حالت یہ ہے کہ کلالہ کے فوت ہونے کی صورت میں اگر اس کا کوئی اخیافی بہن یا بھائی ہو تو اس کو چھٹا حصہ ملے گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر بہن یا بھائی دو یا دو سے زیادہ ہوں تو سب کو ثلث ⅓ ملے گا

تیسری حالت یہ ہے کہ اگر میت کلالہ نہ ہو تو یہ بہن بھائی محروم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو کچھ نہیں ملتا ہے

کلالہ کی تعریف

کلالہ اسکو کہتے ہیں جس کے اصل و نسل میں سے زندہ کوئی نہ ہو جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

اَلْكَلَالَةُ مَنْ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَا وَالِدٌ (ابوداؤد)

کہ کلالہ وہ ہے جس کی کوئی اولاد ہو اور نہ والد زندہ ہو۔

④ چوتھا ذوالفرض زوج ہے یعنی خاوند کی دو حالتیں ہیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ (نساء ع۲)

۱۔ اگر وفات یافتہ بیوی کی کوئی اولاد ہو تو خاوند کو ¼ ربع ملے گا۔

۲۔ اگر وفات یافتہ بیوی کی کوئی اولاد نہ ہو تو خاوند کو ½ نصف ملے گا۔

اب آٹھ عورتوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو اصحاب الفرائض میں شامل ہیں۔

۱۔ زوجہ (بیوی) آیت قرآنی وَلَهُنَّ الرُّبُعُ

مما ترکتم ان لم یکن لکم ولد فان کان لکم ولد فلھن الثمن مما ترکتم
(سورۃ نساء ع۲)

اس میں بیوی کی دو حالتیں بیان کی گئی ہیں۔
۱۔ اگر میت کی اولاد (لڑکا یا لڑکی یا پوتا یا پوتی) نہ ہو تو بیوی کو ربع ¼ حصہ ملے گا۔
۲۔ اگر میت کی اولاد ہو تو بیوی کو ثمن ⅛ حصہ ملے گا۔
نوٹ:۔ بیویوں کی تعداد حصوں پر اثر انداز نہ ہو گی۔

(۲) بنت (لڑکی) اس کی تین حالتیں ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین فان کن نساء فوق اثنتین فلھن ثلثا ما ترک وان کانت واحدۃ فلھا النصف (نساء ع۲)

اوّل:۔ ایک لڑکی ہو تو نصف ½ ملے گا
دوم:۔ اگر دو یا دو سے زیادہ لڑکیاں ہوں تو ان کو ⅔ دو ثلث ملیں گے۔ چنانچہ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث آتی ہے کہ

عن جابر ابن عبد اللہ قال جاءت امرأۃ سعد ابن الربیع بابنتیھا من سعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ھاتان ابنتا سعد ابن الربیع قتل ابوھما معک یوم احد شھیدا وان عمھما اخذ مالھما فلم یدع لھما مالا ولا تنکحان الا ولھما مال قال یقضی اللہ فی ذالک فنزلت آیۃ المیراث فبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی عمھما فقال اعط ابنتی سعد الثلثین واعط امھما الثمن وما بقی فھو لک۔ (ترمذی ابواب الفرائض)

یعنی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ حضور آپ جانتے ہیں کہ سعد جنگ احد میں آپ کی معیت میں لڑتے ہوئے شہید ہو گئے ہیں۔ اب یہ دو لڑکیاں ہیں جو یتیم ہو گئی ہیں۔ مگر ان کی ساری جائداد پر سعد کے بھائی نے قبضہ کر لیا ہے۔ حضور آپ فرمائیں کہ میں کیا کروں ان لڑکیوں کی شادی بھی کرنا ہے اور اس کے لئے مال کا ہونا ضروری ہے حضور نے فرمایا کہ تھوڑا انتظار کرو۔ میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا۔ چنانچہ بعد میں آیت میراث نازل ہوئی۔ تب حضور علیہ السلام نے سعد کے بھائی کو فرمایا کہ ان لڑکیوں کو دو ثلث ⅔ دو اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ ⅛ دو اور بقیہ مال عصبہ ہونے کی وجہ سے تم خود لے لو۔

(۳) بنت الابن (پوتی) ان کی سات حالتیں ہیں۔ (۱) بیٹی ساتھ نہ ہو تو ایک ہونے کی صورت میں پوتی کو نصف ½ ملے گا (۲) ایک سے زائد ہوں تو ثلثان ⅔ (۳) بھائی ہو تو للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق عصبہ ہوں گی۔ (۴) ایک بیٹی ہو تو اس کا حصہ نصف ½ دیکر پوتی کو ⅙ چھٹا جو لڑکیوں کے زیادہ سے زیادہ حصہ میں باقی ہو گا دیا جائے گا جس کو تکملۃ للثلثین کہتے ہیں۔ (۵) دو حقیقی بیٹیاں ہوں تو پوتی محروم ہو گی کیونکہ دو ثلث جو بیٹیوں کا زیادہ سے زیادہ حصہ ہے وہ ان کو مل گیا ہے۔ کچھ نہیں بچا (۶) پوتی کے ساتھ کوئی پوتا ہو تو یہ سارے عصبہ ہو کر للذکر مثل حظ الانثیین کے مطابق حصہ پائیں گے۔ (۷) بیٹے کی موجودگی میں پوتیوں کو کچھ نہیں ملے گا۔

(۴) اعیانی بہن (سگی بہن) اعیانی بہنوں کی چار حالتیں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وان کانوا اخوۃ رجالا و نساء فللذکر مثل حظ الانثیین (سورۃ نساء آخری رکوع)

یعنی کوئی کلالہ ہونے کی صورت میں فوت ہو جائے تو (۱) اگر کلالہ کی ایک اعیانی بہن ہو تو اس بہن کو نصف ½ ملے گا۔ (۲) اگر ایک سے زائد ہوں تو دو ثلث ⅔ ملیں گے (۳) ایک یا ایک سے زائد اعیانی بہن کے ساتھ میت کا کوئی بھائی بھی ہو تو تب یہ اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ بن کر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ پائیں گے۔ (۴) یہ صورت حدیث سے ثابت ہے کہ اگر میت کی بیٹی یا پوتیاں ہوں تو بہنیں بیٹیوں کی وجہ سے عصبہ بن جائیں گی۔ جیسے حدیث میں ہے کہ اجعلوا الاخوات مع البنات عصبۃ یعنی بہنوں کو بیٹیوں کی موجودگی میں عصبہ بناؤ۔

(۵) علاتی بہن (صرف باپ کی طرف سے) ان کی چھ حالتیں ہیں۔

(۱) ایک بہن ہو تو نصف ½ (۲) ایک سے زائد ہو تو دو ثلث ⅔ (۳) اگر ان کے ساتھ کوئی بھائی بھی ہو تو عصبہ ہو کر للذکر مثل حظ الانثیین بھائی مرد کے لئے دو عورتوں کے برابر حصہ کے مطابق حصہ پائیں گی۔ (۴) اگر ایک اعیانی بہن موجود ہو اور علاتی بہن کو چھٹا حصہ ⅙ ملے گا۔ (۵) اگر دو اعیانی بہنیں ہوں تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (۶) عصبہ جب کہ بیٹیاں یا پوتیاں ہوں۔

(۶) اخیافی بہن (صرف ماں کی طرف سے بہن) ان کی تین حالتیں ہیں۔
(۱) اگر ایک ہو تو چھٹا ⅙ (۲) اگر ایک سے زیادہ بہن بھائی موجود ہوں تو النصیب کو ⅓ ثلث حصہ ملے گا جو برابر برابر سب کو ملے گا۔ (۳) اگر میت کلالہ نہ ہو تو یہ محروم ہوں گی۔

(۷) الام (یعنی ماں) ماں کی تین حالتیں ہیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ۔

ولابویہ لکل واحد منھما السدس مما ترک ان کان لہ ولد فان لم یکن لہ ولد و ورثہ ابواہ فلامہ الثلث فان کان لہ اخوۃ فلامہ السدس (نساء ع۲)

(۱) اگر میت کی اولاد یا ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں (خواہ اعیانی یا علاتی یا اخیافی) تو ان کو سدس ⅙ ملے گا۔
(۲) اگر اولاد نہ ہو اور نہ ایک سے زیادہ بھائی بہن ہوں تو ماں کو کل مال کا ⅓ ثلث ملے گا۔
(۳) میت کے مال میں سے بیوی یا خاوند کو دینے کے بعد جو بچ جائے اس کا ثلث ⅓ دیا جائے گا بشرطیکہ خاوند یا بیوی کے علاوہ صرف باپ موجود ہو۔ جیسے

مسئلہ ۴

زوجہ	ام	اب
¼	⅓	عصبہ
۱	۱	۲

(۸) جدہ (نانی یا دادی) جدہ کو چھٹا حصہ ملے گا۔ خواہ ایک ہو یا اس سے زیادہ اگر ماں موجود ہو تو دادی یا نانی کو کچھ نہیں ملے گا۔

ضروری تفسیر

یاد رکھنا چاہیئے کہ سورۃ نساء رکوع دو آیت تیرہ میں کلالہ کے بیان میں جن بھائی اور بہنوں کا ذکر آیا ہے وہ اخیافی ہیں یعنی وہ بہن بھائی جو ماں کی طرف سے ہوں اور سورۃ نساء کے آخری رکوع میں کلالہ کے تعلق سے جن بہن بھائیوں کا ذکر ہے وہ حقیقی (اعیانی) بہن بھائی یا صرف وہ بہن بھائی جو صرف باپ کی طرف سے ہوں۔

●●

محترم جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کا کشمیر کا مختصر دورہ

گذشتہ دنوں محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ سرینگر تشریف لائے آپ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ طے کیا گیا کہ جناب شیر کشمیر شیخ محمد عبد اللہ صاحب (چیف منسٹر ریاست جموں و کشمیر) جو وطن اور قوم کے پرانے خدمت گذار اور گذشتہ دنوں بعارضہ قلب کافی علیل رہے ہیں جماعتی طور پر ان کی عیادت اور مزاج پرسی کی جائے چنانچہ ۳ر جولائی کو ۷ بجے شام مولانا موصوف نے شیخ محمد عبد اللہ صاحب کی کوٹھی پر ملاقات کر کے آپ کی مزاج پرسی کی اس موقع پر خاکسار اور محترم جناب عبد الحمید صاحب ٹاک ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ کشمیر بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ کم و بیش بیس منٹ مولانا صاحب نے شیخ صاحب کے ساتھ گذارے علالت طبع کے باوجود نہایت ہی خوشگوار ماحول میں محترم شیخ صاحب مولانا صاحب کے ساتھ مختلف امور پر بات چیت کرتے رہے۔ اور آخر میں رخصت ہوتے وقت آپ سے معانقہ کرتے ہوئے مولانا صاحب نے جناب شیخ صاحب کی شفائے کاملہ کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور دیر تک آپ اپنے وطن اور قوم کی خدمت کر سکیں۔ مورخہ ۷ر جولائی کو محترم مولانا صاحب نے سپرنٹنڈنٹ فدا محمد حسین صاحب سے ملاقات کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کشمیر اسی طرح یہودی قبائل کی کشمیر میں آمد کے بارہ میں کافی دیر تک ان سے بات چیت کی

ناصر آباد اور یاری پورہ کا مختصر دورہ:۔ مورخہ ۷ر جولائی کی شام کو آپ ناصر آباد تشریف لے گئے اور رات وہاں قیام کیا مورخہ ۸ر جولائی کو بعد نماز عصر آپ یاری پورہ کے لئے روانہ ہوئے اس مختصر دورہ میں خاکسار بھی آپ کے ساتھ تھا۔ مورخہ ۷ر جولائی کو بعد نماز مغرب و عشاء ناصر آباد میں آپ نے "خلافت حقہ احمدیہ" کے موضوع پر علمی تقریر فرمائی آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ہونے والے عظیم الشان کارناموں کا ذکر فرمایا آپ نے خلافت رابعہ کے بارہ میں مذکورہ بعض ایمان افروز پیشگوئیوں کا ذکر بھی فرمایا۔ مورخہ ۸ر جولائی کو بعد نماز ظہر ڈاکٹر صاحب نے درس دیا۔

خطبہ جمعہ:۔ مورخہ ۹ر جولائی کو جمعہ آپ نے یاری پورہ میں پڑھایا آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ سنایا اور انتخاب خلافت رابعہ کے حالات بیان فرمائے نیز احباب کو توجہ دلائی کہ ... خلافت سے وابستہ ہے۔ اسی روز آپ واپس سرینگر آ گئے۔ ناصر آباد اور یاری پورہ کے احباب کی خواہش کے پیش نظر باوجود طبیعت ناساز ہونے کے آپ وہاں تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے دورہ کو کامیاب کرے۔ مورخہ ۱۰ر جولائی کو آپ واپس قادیان کیلئے روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سفر میں آپ کے ساتھ ہو اور بعد آمدہ اطلاع کے مطابق ۱۱ر جولائی کو بخیریت قادیان پہنچ گئے۔

خاکسار غلام نبی نیاز خادم سلسلہ انچارج مبلغ کشمیر

منقولات

(۱)

ہمارے قومی ذرائع ابلاغ!؟

ہمیں اپنے اس دلی دُکھ کے اظہار کی اجازت دی جائے۔ کہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کی وفات حسرت آیات کی غمناک خبر کو جہاں ممتاز مغربی وافریقی نشریاتی اداروں نے بڑے ادب واحترام سے نشر کر کے اور عالمی شہرت کے مالک مؤقر جرائد نے اُسے معہ حاشیوں کے ساتھ شائع کر کے چند گھنٹوں کے اندر اندر دُنیا کے کونے کونے تک پہنچا دیا ــــ وہاں پاکستان کے نشریاتی اداروں نے جماعت احمدیہ سے متعلق اس اہم ترین خبر کو اٹھارہ گھنٹوں کے توقف کے بعد بعد انقباض ایسے تعصب بھرے الفاظ اور ایسے لب ولہجہ میں نشر کیا جسے سن کر شرفاء وطن پر ایک بار پھر یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ ان سرکاری نشریاتی اداروں پر پاکستان کے لکھو کہا احمدی شہریوں کا کتنا حق تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور ہمارے یہاں جس مساوات و برابری کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ اُس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

رہے قومی جرائد ــ تو اُن میں سے بعض نے اس غم آفریں خبر کو بھی لغو۔ غلط۔ سرتا سر جھوٹے اور مذموم لاحقوں کے ساتھ شائع کر کے وطنِ عزیز کی ایک بے ضرر۔ امن پسند۔ اور محب وطن مذہبی جماعت کے بارے میں بدظنیاں پھیلانے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ اور اس خبر کے پس منظر و پیش منظر کی تحقیق و توثیق کئے بغیر اپنے داوں کا تمام بغض اپنے کالموں میں اُگل دیا۔ اگر وہ جماعت احمدیہ کے رُوحانی نظم و مزاج کا ذرا سا مطالعہ کرنے کی زحمت بھی گوارا کر لیتے تو انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس روحانی جماعت کی تربیت ایسے اسلامی آداب و انداز سے ہوئی ہے کہ

ــ اس میں ارشاداتِ نبویؐ کے عین مطابق کسی ایسے شخص کو جماعت کا کوئی منصب یا عہدہ تفویض نہیں کیا جاتا جس کا وہ خواہشمند ہو۔ اور جس کے لئے اپنے آپ کو دبزعم خویش) اہل سمجھتا ہے خلافت احمدیہ کا منصب تو بہت بڑی بات ہے۔ جماعت کے چھوٹے چھوٹے حلقہ میں بھی کسی عہدہ یا خدمت کے لئے کسی رُکن جماعت کو زبانی تحریری موافق و مخالف پراپیگنڈہ کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

ــ جماعت کے انتخابات میں کوئی شخص کسی عہدہ کے لئے امیدوار نہیں ہوتا۔

ــ اس میں سجدوں کے غرور" کو "دولت کے غرور" سے کہیں زیادہ خطرناک ومہلک سمجھا جاتا ہے۔

ــ اس میں نیکوکاروں کا احترام تو ہے، نیکوکاری کے زعم میں دوسروں کو کمتر سمجھنے یا اپنے آپ کو دوسروں سے افضل و برتر سمجھنے والوں کے لئے کوئی گنجائش نہیں جماعت احمدیہ کی سربراہی کا منصب جلیل چند برخود غلط چھوکروں کو اپنے جلوس میں لے کر اُن سے سڑکوں پر اپنے حق میں نعرے لگواتے پھرتے یا بسوں پر چڑھ کر کلینڈروں کی طرح اپنے راہ چلتوں کو آوازیں دینے والوں کو کبھی پیش نہیں کیا جاتا۔

ــ اس اعزاز کے لئے ارکان ادارۂ انتخاب کے دلوں میں خدائے عظیم و برتر اپنے اس بندے کی محبت ڈالتا ہے جو اپنے آپ کو "لاشئ محض" اور "ذرۂ بے مقدار" سمجھتا ہو اور اُس کے ہر کام کا انحصار اُسی جلیل و قدیر کی نصرت و تائید پر ہو ــ اور اسلامی تعلیم پر اوّل و آخر عمل پیرا اس روحانی جماعت میں ہر جماعتی منصب اور خدمت کے لئے صرف ایک ہی بنیادی اصول ہے جو جماعتی "موٹو" کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ کہ ؎

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

(لاہور ۲۰ جون ۱۹۸۲ء)

(۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پہ فوت نہیں ہوئے

انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں خدائی تفہیم اور الٰہی نوشتوں کے مطابق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے بڑے عظیم الشان دلائل اور تاریخی شواہد پیش کر کے ثابت کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات صلیب پر نہیں ہوئی تھی اس موقعہ پر وہ بیہوش ہو گئے تھے۔ بعد ہوش میں آنے پر حواریوں سے اسی جسم خاکی کے ساتھ ملاقاتیں بھی کیں جیسا کہ اناجیل سے بالوضاحت ثابت ہے۔ اور پھر ہجرت کر کے موصل ایران افغانستان سے ہوتے ہوئے ہندوستان اور کشمیر پہنچے جہاں سری نگر محلہ خانیار میں آپ کا مقبرہ موجود ہے اور حدیث نبوی کے مطابق ایک سو بیس سالی عمر پاکر فوت ہوئے یہ بھی بتایا تھا کہ بسر کی نسل کے مسلمانوں اور عیسائیوں میں گھبراہٹ پیدا ہو گئی۔ آج یورپ اور ایشیا امریکہ اور افریقن ممالک میں واقعی یہ گھبراہٹ پیدا ہو چکی ہے اور وہ وقت دور نہیں جب کہ مسلمان اور عیسائی اس جھوٹے عقیدہ سے توبہ کر لیں گے اور پیشگوئی کے مطابق تب ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ ایک معزز ہندو دوست کرم چند شیکھر شکل کا ایک قابل قدر مضمون اس سلسلہ میں روزنامہ ہندی "دینک جاگرن" لکھنؤ کے ہر اپریل میں شائع ہوا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے اس مضمون سے ثابت ہوتا ہے کہ خود یورپ میں بھی ایسے زبردست شواہد مل رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں فوت ہوئے تھے۔

شکل جی نے اس مضمون میں اس خیال کا بھی اظہار فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بارہ سے تیس سال کی عمر تک کے عرصہ میں ہندوستان تشریف لائے تھے مگر یہ خیال درست نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم احادیث اور بائبل اور تاریخی حقائق سے ثابت کر دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درحقیقت واقعہ صلیب کے بعد ہجرت کر کے ہندوستان اور کشمیر تشریف لائے تھے اور پھر اُن کی یہیں وفات بھی ہوئی تھی۔

بہرحال موجودہ ایام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات اور کشمیر میں طبعی موت سے وفات کے متعلق جو بالخصوص یورپ میں چرچا ہے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عالمگیر ثبوت ہے　　(عبد الحق فضل)

"بیت اللحم کے گندی گلی کی گئوشالہ میں مریم اور یوسف نجار معمولی جوڑے کے طور پر زندگی بسر کرتے تھے۔ یہ نہایت گھناؤنا ماحول ہے۔ جانوروں کے چھلنے پھرنے اور گوبر کی وجہ سے گندگی اور کیچڑ سے بھری ہوئی نہایت سڑی گلی اور بدبودار غیر مہذبانہ زندگی ہے یہیں پر عیسیٰ مسیح مریم کے بطن سے پیدا ہوتے ہیں۔ یروشلم کا راجہ ہیرود تنہائی سے خوفزدہ ہے۔ کہیں یہودیوں کے درمیان پیدا ہوا کوئی بچہ اس کی جگہ دوسرا راجہ نہ بن جائے۔ وہ اسی کے مطابق حکم دیتا ہے کہ تمام ملک میں دو سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو قتل کر دیا جائے۔ سینٹ یوسف اپنے اس لاڈلے (عیسیٰ علیہ السلام) کو چادر میں چھپا کر مصر چلے جاتے ہیں۔ وہیں بڑھئی کی شکل میں ایک معمولی مزدور کی زندگی گذارتے ہیں۔ کچھ دنوں کے بعد یہ میاں بیوی "ناصرہ" لوٹ آتے ہیں۔ شیر خوار عیسیٰ کا ناصرہ جانا ویسا ہی لگتا ہے جیسے نوزائیدہ شری کرشن کا متھرا سے گوکل جانا۔

بارہ سال کی عمر میں عیسیٰ علیہ السلام علماء سے بحث مباحثہ اور مناظرات میں مصروف ہو کر بہت مشہور ہو جاتے ہیں بچے کی تقریروں کے سامنے علماء مرعوب ہو جاتے ہیں۔ اس کی باتیں انہیں کچھ انوکھی سی لگتی ہیں۔ مذہب اور عقائد کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔ راجہ کے من میں عیسیٰ کے متعلق غم و غصہ پیدا ہوتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام پریشان ہو کر فلسطین سے ہجرت کر جاتے ہیں۔ وہ کہاں جاتے ہیں کچھ معلوم نہیں۔ اس طرح بارہ سال کی عمر سے لیکر تیس سال تک کی زندگی خفیہ طور پر گذاری گئی کہی جا سکتی ہے۔ اس دوران ان کی زندگی کے لائحہ عمل کے بارے میں خود نیا عہد نامہ بھی خاموش ہے۔ جس بچے کی موشگافیاں اس قدر چھوٹی عمر میں ہی اتنی غیر معمولی رہیں کہ جس کے سامنے اس وقت کے علماء بغلیں جھانکنے لگے۔ وہ اٹھارہ سال تک خاموش رہے اسکو معلوم ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس دوران عیسیٰ علیہ السلام کسی خاص مقام پہ جاکر اپنے مستقبل کے لائحہ عمل کی پوری تیاری کرتے رہے ہیں۔ وہ مقام ہندوستان بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت بھی کرشن کے ہم پلہ تھی۔ گوتم بدھ کے غیر معمولی رحم نے بھی دکھیوں کو سکون قلب دینے کی دیوتا کی طرح زبردست خواہش بھری تھی۔

زندگی کی مکمل تیاری کرنے کے بعد عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ اپنے مادر وطن جاتے ہیں۔ یہ زمانہ ان کے تیس برس کے بعد کا ہے۔ اس کے بعد کچھ ہی مہینوں تک عیسیٰ علیہ السلام قوم کی بھلائی کے لئے اپنی کچھ باتیں کہتے ہیں۔ لوگوں کو وہ اچھی نہیں لگتی۔ اچانک عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر ٹھونک دیئے جاتے ہیں۔ جمعہ کے دن کی دوپہر ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ والدہ مریم اور ان کے شاگرد روتے چلاتے رہے۔ جلادوں نے عیسیٰ علیہ السلام کی داہنی پسلی میں بھالا مارا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کراہتے ہوئے کہتے ہیں "اے خدا ان جلادوں کا کوئی قصور نہیں ہے۔ انہیں معاف کر۔" جس دن عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر لٹکائے جاتے ہیں اُس دن گودھولی شام ہونے سے پہلے ہی وہ اس پر سے اُتار بھی لئے جاتے ہیں۔ مردہ ظاہر کئے جاتے ہیں۔ یہ خبر جو ہیرود کو لوگ سادھنا سے بتائی جاتی ہے بیشمار ثبوت اٹھا کر بھی عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر زندہ رہتے ہیں۔ لمبے چوڑے کفن سے لپیٹ کر ایک کشادہ قبر اُن کا جسم رکھ دیا جاتا ہے۔ جہاں صاف ہوا آسانی سے داخل ہو سکتی تھی۔ ایک بڑی چٹان سے اُس قبر کے منہ کو ڈھنک دیا جاتا ہے۔ اسوقت کا جو عقیدہ کا گوہ پیلا طوس ہے عیسیٰ علیہ السلام کی نعش اُن کے ایک شاگرد کو دیتے ہیں کیونکہ وہ گورنر چاہتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ رہیں۔ اس طرح تو عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر لٹکایا جانا سچ ہے۔ لیکن اُن کا

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۳)

آخری قسط

قرار داد ہائے تعزیت اور تجدید عہد کا خلاصہ

جماعت احمدیہ ہوشٹرز لینڈ

مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر جماعت احمدیہ ہوشٹرز لینڈ کی مرسلہ جماعتی قرار داد میں تحریر ہے کہ :-

"زیورک (سوئٹزرلینڈ) کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک رؤیا میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کا نور اس شہر میں آگیا ہے کیونکہ یورپ کے سب مشن اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی بے شمار یادیں اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ حضور نے ملاقات مقرر فرمائی تھی۔ اور آنکھوں میں سفر کی تیاری کے لئے اسلام آباد پہنچے تھے کہ دل کا حملہ ہوا ... انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فوراً سارے ملک میں فون پر اطلاع دی گئی جس نے سنا اس پر سناٹا چھا گیا۔ حضورؒ کے ساتھ ہماری جماعت کے بیشتر لوگوں کا قریبی تعلق ہے۔ بے شمار یادیں ان سے وابستہ ہیں ...... اب آخر میں ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ اے جانے والے ہم تیری نیک یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے اور تمام نیک کاموں کو پوری وفا کے ساتھ اور پوری محنت کے ساتھ جو خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے جاری رکھیں گے۔ اور اپنے خون کے آخری قطرہ تک ان کاموں میں حسن کے رنگ بھرنے کے لئے استعمال کرتے رہیں گے۔ جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تو نے جاری کئے تھے .... اور

اے آنے والے ہم اپنے دلوں سے محبت اور آنکھوں کے چراغ بچھاتے ہیں۔ اور تقویٰ کے جسم اخلاص ہدیۂ پیش کرتے ہیں۔ اور تجھے اس دل میں اترنے کی دعوت دیتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی مشعل روشن ہو رہی ہے اور ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ تمام سعادتوں کو تیری نظروں میں جو اللہ کے فضل کے سوا ممکن نہیں ہو سکتی دعائیں کرتے ہوئے ہم تیری مدد کرتے رہیں گے .... ہم ایک وجود کی طرح ہیں ...... ہم تمام نیک کاموں میں تیرے ساتھ تعاون کریں گے .... اے ہمارے پیارے خدا تو ہمیں ہمیشہ ایسا کرنے کی توفیق عطا فرما"

جماعت احمدیہ جاپان

جماعت احمدیہ جاپان کی مرسلہ جماعتی قرار داد میں تحریر ہے کہ :-

"اے جانے والے! ہم تیری نیک یادوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے ....

قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پیارے آقا! ہم تیرے مقدس ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھا دیں گے .... اور تیرے ہر حکم اور ارشاد بلکہ ہر اشارے پر اپنی ساری استعدادیں ہمیشہ تیرے قدموں میں وقف رکھیں گے۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے

مبلغین و اراکین مجلس عاملہ و احباب جماعت

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ امیر و انچارج مبلغ انڈونیشیا کی مرسلہ جماعتی قرار داد میں تحریر ہے کہ :-

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اندوہناک وفات پر ہم سب گہرے دل سے رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

جانے والے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سترہ سالہ خلافت کے عرصہ میں دنیا کے کثیر حصہ اور علاقہ میں اسلام اور احمدیت کو استحکام بخشنے کے لئے وقف کر دیا .... حضورؒ کی اندوہناک وفات جماعت کے لئے ایک بھاری صدمہ ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی جماعت پر بہت بڑا فضل بھی نازل کیا ہے جس کے لئے ہم جتنے بھی سجدات شکر بجا لائیں کم ہیں ...... یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خلافت رابعہ کے مقام پر متمکن فرمایا ہم سب حضور پر نور کی خدمت میں تہ دل سے مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق اسلام و احمدیت کی تمام ترقیات اور کامیابیاں خلافت پر منحصر ہیں۔"

جماعت احمدیہ لکھنؤ

مکرم سید رئیس احمد صاحب جمیل قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی مرسلہ جماعتی قرار داد میں درج ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات حسرت آیات کا دل کو یقین نہیں آرہا تھا مگر کلام ربانی وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ پر ایمان لاتے ہوئے ہم اقرار کرتے ہیں کہ اب ہمارے پیارے آقا ہم میں نہیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون .... ہم جملہ افراد جماعت لکھنؤ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرما دے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ جے پور راجستھان

جماعت احمدیہ جے پور اپنی مرسلہ قرارداد تعزیت میں حضورؒ کی اندوہناک وفات پر قلبی دکھ کا اظہار کرتی ہے اور جملہ بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قلبی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کرتی ہے۔

جماعت احمدیہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

مکرم سید منظور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کے مرسلہ جماعتی ریزولیوشن میں تحریر ہے کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کی وفات پر ہنگامی اجلاس بلایا گیا جس میں تعزیتی قرارداد پاس کر کے مرکزی اداروں کو بھجوائی گئی .. اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے سر پر تاج خلافت ہونے پر خوشی کا اظہار کیا گیا اور کامل اطاعت کا اقرار کیا گیا حضور انور کی خدمت میں ایک تار برقی بھجوایا گیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ

مکرم سید نعیم احمد صاحب قائد مجلس کی مرسلہ مجلسی قرارداد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر قلبی تاثرات پیش کر کے تعزیت کا اظہار کیا گیا ہے اور لکھوایا ہے کہ "مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ اللہ تعالیٰ کی شکر گذار ہے کہ اس نے قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر کے ہاتھ پر جماعت کو جمع کر دیا۔ ہم صدق دل سے سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کو قبول کرتے ہوئے حضور انور کی بیعت کرتے ہیں۔ اور ہم سب حضور انور کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا عہد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس عہد پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمادے آمین۔

جماعت احمدیہ بمبئی

مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ بمبئی کی مرسلہ جماعتی قرارداد میں تحریر ہے کہ

۹ جون ۱۹۸۲ء نو بجے شب بی بی سی ٹیلیویژن سے یہ اندوہناک اور غایت درجہ پر ملال خبر سن کر کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ۷۳ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ دل دہل گیا اگرچہ حضور کی علالت کی خبریں چند روز قبل سے مل رہی تھیں مگر یہ خواب و خیال میں بھی نہ تھا کہ ہمارے پیارے آقا اس قدر جلد ہم سے جدا ہو جائیں گے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون الحق انجبذ ... سب احمدی احباب افسردہ جان ہو کر جمع ہو گئے قرارداد تعزیت پاس کی بزرگان کی خدمت میں بھجوائی اور ... جون کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مجموعی بیعت اور عہد وفاداری کی تجدید مشتمل قرارداد بھجوائی گئی۔

جماعت احمدیہ شاہجہانپور

سیدنا حضرت اقدس مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی قرارداد وفاداری پیش کرتے ہوئے ڈاکٹر محمد عابد صاحب جنرل سیکرٹری رقمطراز ہیں کہ ہم خلافت کے بابرکت نظام سے اپنی مخلصانہ وابستگی کامل اطاعت و فرمانبرداری اور وفاداری کا عہد کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور اقدس کے ہر حکم پر لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ یاری پورہ و چک ایرچھ و نونہ میں کشمیر

ان تینوں جماعتوں کی جانب سے مکرم حکیم میر غلام محمد صاحب صدر جماعت یاری پورہ نے مشترکہ قرارداد تعزیت بھجوائی ہے جس میں تحریر ہے کہ "سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات کی خبر سن کر جس قدر رنج و غم کا احساس ہوا اس کا الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے نیز ہم سب کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی کماحقہ توفیق عطا فرما دے آمین

جماعت احمدیہ فرقان (تعت پٹہ کنٹہ)

مکرم سید محمد معین الدین صاحب صدر جماعت کی جانب سے مرسلہ جماعتی قرارداد میں تحریر ہے کہ حضور نے مغربی دنیا میں متعدد ممالک کا دورہ فرمایا جس میں اسلام اور احمدیت کی پر امن تعلیمات کو پیش کر کے اقوام عالم کو بیدار کر دیا نیز سپین سے اسلامی حکومت ختم ہونے کے سات سو سال بعد پہلی عظیم الشان مسجد کا سنگ بنیاد حضور نے اپنے دست مبارک سے رکھا جو مکمل ہو چکی ہے .... خلافت رابعہ کی خوشکن خبر نے ہمارے مغموم دلوں کو تسلی بخشی

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

منقولات بقیہ صفحہ ۱۱

صلیب اور پھر دوبارہ جی اُٹھنے کی بات صحیح نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السّلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے قبر میں پڑتے ہوئے جیسے ہی اُن کے زخم کچھ مندمل ہوتے ہیں۔ وہ وہاں سے مشرق کی جانب چل پڑتے ہیں۔ اپنے پیارے دس قبیلوں کی تلاش میں اِس سفر کے دوران انکی والدہ مریم اور اُن کے محبوب شاگرد تھامس بھی ہیں۔ سفر کے پُرخطر حالات میں والدہ مریم راستہ میں ہی چل بستی ہیں۔ اور اس سے قبل فلسطین میں ہی عیسیٰ علیہ السّلام کے دوسرے والد یوسف نجار مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کی باہوں میں فوت ہو جاتے ہیں۔

فرانچ زبان میں نرکس اور فریک نے چالیس جلدوں کی ایک ڈائری لکھی ہے۔ اس کے کچھ حصّوں کی پروفیسر حسین نے تشریح کی ہے۔ اس کے مطابق کہا گیا ہے کہ چودہ سال کی عمر میں عیسیٰ علیہ السلام سندھ کی طرف روانہ ہوتے ہیں سندھ سے پنجاب تک ان کی شہرت تیزی سے بڑھتی جاتی ہے۔ اس کے بعد آپ جگن ناتھ پوری کی طرف بڑھتے ہیں یہیں پر رہ کر آپ وید ویدانگوں کا پوری طرح سے مطالعہ کرتے ہیں۔ انسانی ہمدردی کا پیغام بھی آپ یہیں سے دینا شروع کرتے ہیں۔ اس طرح چھ سال تک آپ جگن ناتھ پوری میں قیام کرتے ہیں شاستروں کے ذریعہ ویدوں کے مطالعہ کی بات کا ذکر سب سے پہلے یہیں سے شروع کرتے ہیں۔ برہمن عیسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں کہ آپ شودروں کو چھوڑ کر برہمن مذہب کو اپنائیں۔ عیسیٰ علیہ السلام اس بات کو منظور نہیں کرتے ہیں۔ آپ اُسی وقت شاکیہ منی کے آشرم کی طرف چل پڑتے ہیں۔ وہیں پر پالی زبان کا اور اس کے ذریعہ سوتروں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ اسی وقت آپ پرشیا کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ وہاں پر مشہور ہے کہ آفتاب کی پرستش کوئی عبادت نہیں۔ اور تمام عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔

جماعت احمدیہ کے مسیح نے اپنی کتاب "مسیح ہندوستان میں" لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کا نام مسیح اسی لئے پڑا کہ وہ بڑے مسافر تھے۔ اپنے سر پر ہمیشہ ایک اونی رومال باندھتے اور جسم پر ایک لبادہ اونی جوغہ پہنتے ان کے ہاتھ میں ایک لاٹھی ہوتی۔ اور آپ نگر نگر شہر بہ شہر گھوما کرتے۔ جہاں رات ہو جاتی آپ وہاں ٹھہر جاتے۔ آپ وہاں جنگل کی ہی ساگ بھاجی اور اُسی کا پانی پیتے۔ آپ ہمیشہ پیدل ہی سفر کرتے۔

تیس برس کی عمر میں عیسیٰ دوبارہ فلسطین پہنچتے ہیں۔ کچھ مہینوں تک آپ اپنا پیغام لوگوں کو سناتے رہے۔ اس درمیان آپ کو صلیب پر لٹکا دیئے جاتے ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی چھاتی کا داہنے طرف جو بھالا مارا جاتا ہے اس سے اُن کے جسم سے خون اور پانی دونوں نکلتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے اُس زمانہ کے ہیرو قانون کے مطابق گودھولی شام کا وقت کسی مجرم کو صلیب پر نہیں رکھا جا سکتا۔ جس کا نتیجہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دو دوسرے مجرموں کو صلیب سے اُسی وقت اُتار دیا جاتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کے ایک محبوب شاگرد گوانر پیلٹ سے گذارش کرتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی لاش اُسے دیدی جائے۔ صلیب پر لٹکے ہوئے پر عیسیٰ علیہ السلام خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ مرے نہیں ہیں ایسا بیرون میں کہا گیا ہے۔ اس سے بھی مفہوم نکلتا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر نہیں مرے ہیرو قانون کے مطابق مجرموں کو صلیب پر لٹکا کر کچھ وقت تک اُسے تکلیف دے کر اُتار دیا جاتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام تورین کفن میں لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ترکی نے سب سے پہلے اسی حالت کا مطالعہ کیا ہے۔ اس کفن پر پندرہ قسم کی بوٹیاں تھیں۔ چھ فلسطین کی۔ ایک قسطنطنیہ کی اور آٹھ بحیرہ روم کے گرد و نواح کے ممالک کی۔ سائنس دانوں نے اس کفن کا تجزیہ کیا ہے۔ اس پر انسانی خون کے چھینٹے ہیں۔ مردہ جسم سے خون کی اتنی چھینٹیں نہیں بن سکتی اس کفن کا بتدریج مطالعہ نویں صدی سے آج تک ہوتا رہا ہے۔ اور اس کے کچھ نہ کچھ حقیقی کرشمے ظاہر ہوتے رہے ہیں۔ اس کفن کی پہلی فوٹوگرافی ۱۸۹۲ء میں ہوئی ہے اور اس کے بعد لگاتار ہوتی رہی کسی نے اس کفن کو تم ۵ ذانا ہے۔ کسی نے ۲-۶ ذانا ہے ورما کے مطالعہ کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھا جاتا ہے۔ اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ عیسیٰ صلیب پر نہیں مرے۔ اگر صلیب پر ہی آپ کی دل کی دھڑکن بند ہو جاتی تو اُن کی نسوں سے خون نہیں نکلتا۔ اب کفن کی ایک نہایت باریک "لائننگ" بتاتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے داہنے ہاتھ سے صلیب سے اُتارے جانے پر بھی خون بہتا رہا۔ یہ بات مردہ جسم سے ممکن نہیں ثابت ہوتی۔

(دینک جاگرن لکھنؤ ۸ اپریل ۱۹۸۲ء)

پروگرام دورہ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم

برائے علاقہ پونچھ نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جملہ مجالس علاقہ پونچھ کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان مورخہ ۲۵ جولائی ۸۲ء سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق علاقہ پونچھ کا مالی و تربیتی دورہ شروع کر رہے ہیں۔ موصوف اپنے دورہ میں نئی مجالس کا قیام اور تنظیم نو کے ذریعہ کے ساتھ چندہ جات مجلس کی وصولی بھی فرمائیں گے۔ جملہ قائدین اور خدام علاقہ پونچھ سے خصوصاً اور دیگر عہدیداران جماعت سے عموماً دوری صاحب موصوف کے ساتھ مکمل تعاون کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت عطا کرے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مقام مجلس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام مجلس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۵ ۷/۸۲	مڈھانوں	۳۰ ۷/۸۲	۲	۱ ۸/۸۲
جموں	۲۵ ۷/۸۲	۱	۲۶	پونچھ شہر سیندرہ	۱ ۸/۸۲	۲	۳
چارکوٹ	۲۶	۲	۲۸	منڈی او گورسائی	۳	۲	۵
کالابن لوہارکہ	۲۸	۲	۳۰	قادیان براستہ جموں	۷	-	-

قرارداد تعزیت بقیہ صفحہ ۱۲

متفرق:- قرارداد تعزیت اور تجدید عہد وفا جہاں جماعتوں کی جانب سے موصول ہوئی ہیں۔ اور ہو رہی ہیں ان میں ذیلی تنظیموں کی جانب سے بھی قراردادیں موصول ہو رہی ہیں۔ مثلاً مجلس خدام الاحمدیہ یاری پورہ۔ رشی نگر لجنہ اماء اللہ مدراس، یاری پورہ، رشی نگر، وغیرہ علاوہ ازیں کیرہ بنگال اور عادل آباد آندھرا کی جانب سے بھی قراردادیں موصول ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ جماعت کی جملہ تنظیموں اور افراد کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل اطاعت کی ہمیں توفیق عطا فرماوے اور یہ مقدس قافلہ شاہراہ غلبۂ اسلام پر پہلے سے بہت بڑھ کر رواں دواں رہے اللّٰھم آمین۔

پاکیزہ حالات زندگی بقیہ صفحہ

کھولے گئے۔ اور آج اس اسکیم کی بدولت جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی میں سب سے اہم کام افریقہ کے براعظم میں ہو رہا ہے اور پہلے سے زیادہ قوت اور شوکت سے جماعت احمدیہ کے نام کی گونج اکناف عالم میں سنائی دے رہی ہے اور عزت و احترام سے ملکوں کے سربراہ خود حضرت کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت اقدس میں ملنے آتے رہے۔ آپ کے سنہری دور میں متعدد غیر ملکی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم ہوئے سینکڑوں مساجد تعمیر ہوئیں۔ بیسیوں نئے ملکوں میں مشن تعمیر ہوئے۔ جماعت کے چندہ جات میں کئی گنا اضافہ ہوا۔ آپ کے دور خلافت میں جماعت کی تعداد دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی یہ اضافہ آپکے بابرکت دور قیادت کا ایک زبردست اور شاندار ریکارڈ ہے

خلافت ثالثہ سے متعلق ایک اور عظیم الشان بشارت ہے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے خلافت ثالثہ کے بلند پایہ علمی وروحانی مقام کی خبر دی تھی۔ چنانچہ حضور نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا کہ۔ ممکن ہے خدا تعالیٰ نے جب مجھے خلیفہ بنایا تھا۔ تو جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں کی گردنیں پکڑ کر میری بیعت کروا دی تھی ان میں ایک میرے نانا دو میرے ماموں ایک میری دادی ایک میری نانی اور ایک میرے بھائی بھی شامل تھے۔ اگر خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ ناصر احمد خلیفہ ہو تو ایک میاں بشیر کیا ہزار میاں بشیر کو بھی اس کی بیعت کرنی پڑے گی (الفضل ۱۲ جولائی ۱۹۵۵ء) سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کا بابرکت وجود بے شمار آسمانی بشارات کا حامل ہونے کے باعث اسلام اور احمدیت کی صداقت کا ایک درخشندہ اور تابندہ نشان تھا جس کی روشنی سے ایک دنیا منور ہو رہی آپ کے عہد خلافت میں مخالفت کی تیز و تند آندھیاں بھی چلیں یہاں تک کہ حکومتیں ٹکرائیں اور وہ ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ الغرض خلافت ثالثہ سراسر تائید الٰہی تھی جہاں خدا کے نشان بارش کی طرح برستے رہے تھے۔ اور جماعت نے ہر شعبہ میں نمایاں ترقیات حاصل کیں

۲۲ اور انقلابی کامیابی حاصل کیں اور آپ کے اشاعت قرآن اور اشاعت اسلام کے کارہائے نمایاں قیامت تک تاریخ عالم کے اوراق میں سنہری حروف میں ثبت رہیں گے۔

مرکزی مساجد میں اعتکاف

بفضلہ تعالیٰ مندرجہ ذیل احباب و مستورات اس سال رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کی عبادات قبول فرمائے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

معتکفین مسجد مبارک

١ مکرم مرزا محمد زمان صاحب درویش قادیان امیر معتکفین
٢ " حاجی عبد القیوم صاحب لکھنؤ نائب امیر
٣ " شکیل احمد صاحب حیدر آبادی نائب امیر "
٤ " محمد زاہد صاحب قریشی شاہجہانپوری
٥ " ناصر احمد صاحب متعلم ربوہ آف دار الیشمی
٦ " عبد الکریم صاحب خالد غانا افریقہ
٧ " سعید محمد صاحب وڑائچ سرگودھا
٨ " محمد مظاہر حسین صاحب قادیان
٩ " بشیر الدین صاحب حیدر آبادی
١٠ " سید بشیر احمد صاحب اٹیہ نیپی
١١ " معین الدین صاحب فتح پور یو۔ پی
١٢ " محمد مشرف خالد صاحب قادیان
١٣ " محمد احمد صاحب شیخو آف نائیجیریا
١٤ " سلطان احمد صاحب ناصر قادیان
١٥ " شیخ محمد صاحب گجراتی درویش قادیان
١٠ مکرم بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش
١١ " سی۔ جی جمال الدین صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ
١٢ " ٹی۔ ایم۔ محمد صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ
١٣ " سید کلیم الدین احمد صاحب " " "
١٤ " زین الدین صاحب مالاباری " " "
١٥ " غلام قادر صاحب درویش قادیان
١٦ " محمد احسن صاحب ابن مستری محمد حسین صاحب قادیان
١٧ " قریشی محمد فضل اللہ صاحب ابن محمد شفیع عابد صاحب
١٨ " محمد دین صاحب بدر درویش قادیان
١٩ " ڈاکٹر نسیم احمد صاحب فریدی ٹی گڈھ

معتکفین مسجد اقصیٰ

١ مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنوکے قادیان امیر معتکفین
٢ " محمد شریف صاحب گجراتی درویش نائب امیر
٣ " سکندر خان صاحب " نائب امیر
٤ " جہانگیر کمال پاشا صاحب بنگلور
٥ " سید ماجد حسین صاحب خانپور ملکی
٦ " احسان الحق صاحب امروہہ
٧ " نذیر احمد صاحب خالد دار الرحمت غربی ربوہ
٨ " عبد الرحمٰن صاحب خالد قادیان
٩ " فضل الرحمٰن صاحب درویش قادیان

معتکفات مسجد اقصیٰ

١ مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الرحمٰن صاحب انچارج معتکفات ......
٢ " امۃ الرحیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب نائب انچارج
٣ " سلیمہ طاہرہ صاحبہ لاہور
٤ " طاہرہ حمید لیقہ صاحبہ بنت مکرم ملک صلاح الدین صاحب
٥ " قریشی امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ " قریشی فضل حق صاحب
٦ " نصرت بیگم قریشی صاحبہ آف بنگلور
٧ " شاہدہ ملک صاحبہ بنت ملک نذیر احمد صاحب پشاوری
٨ " امۃ الہادی صاحبہ بنت نذیر احمد صاحب میلر
٩ " نصیرہ ساجدہ صاحبہ بنت محمد سلیمان صاحب
١٠ " رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب
١١ " خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ مستری محمد یوسف صاحب
١٢ " رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد سعید انور صاحب مرحوم
١٣ " امۃ الرشید صاحبہ بنت چوہدری عبد القدیر صاحب
١٤ " فرزانہ یاسمین صاحبہ بنت مرزا محمود احمد صاحب
١٥ " مبشرہ سلطانہ صاحبہ بنت چوہدری سید احمد صاحب
١٦ " منیرہ بیگم صاحبہ بنت ابن سعید احمد صاحب پرنجی
١٧ " امۃ القیوم پرویز بنت مولوی عبد الحق صاحب مغل

درخواست ہائے دعا

● مکرم سید ناصر احمد صاحب آر۔ ایم موٹر سروس شیموگہ کو دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا تھا۔ اور دوسری ٹانگ پر پھوڑا ہو گیا جس کی وجہ سے ڈاکٹر نے ٹانگ کاٹ دی ہے۔ موصوف صاحب فراش ہیں۔ صحت کاملہ کیلئے۔

● مکرم عبد اللطیف صاحب سندھی قادیان لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ چار پانچ دن قبل دوبارہ فالج کا حملہ ہوا۔ نچلا دھڑ بالکل بیکار ہو گیا ہے صحت کاملہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ ● محترم انیس الرحمٰن خان صاحب ناظم اعلیٰ مجالس انصار اللہ صوبہ اڑیسہ کا بڑا لڑکا بوجہ بندش پیشاب بیمار ہے اپریشن ہو چکا ہے صحت کاملہ عاجلہ کیلئے۔ ● عزیزہ امۃ الباری صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے پہلے (آرٹس گروپ) میں فرسٹ ڈویژن لے کر کامیابی حاصل کی ہے نصرت گرلز کالج قادیان کی تمام طالبات میں اول رہی ہیں۔ اسی طرح عزیز عبد الباسط صاحب ابن مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے T.C. ... (اگریکلچر انجینئرنگ) میں

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ (۱۴) و (۱۵) اگست بمقام ہاری پاریگام کشمیر

احباب جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال حسب فیصلہ کانفرنس کا انعقاد مندرجہ بالا تاریخوں میں ہو گا۔ کانفرنس کے لئے محترم حاجی ولی محمد صاحب راتھر ہاری پاریگام کو صدر مجلس استقبالیہ مقرر کیا گیا ہے جب کہ مکرم محمد منور صاحب راتھر کو نائب صدر مجلس استقبالیہ اور محترم غلام نبی صاحب ڈار کو سیکریٹری مقرر کیا گیا ہے احباب کانفرنس کی نمایاں کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

مرکز قادیان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ، مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری فاضل صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ شرکت کر رہے ہیں۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں کانفرنس میں شرکت فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ جات پر کریں۔

المعلن :- غلام نبی نیاز انچارج مبلغ کشمیر

(۱) احمدیہ مسلم مشن میونسپلٹی روڈ متصل آئی۔ جی پی آفس سرینگر ۱۹۰۰۰۹

(۲) حاجی ولی محمد راتھر صدر مجلس استقبالیہ بمقام ہاری پاریگام تحصیل ترال کشمیر

پروگرام دورہ مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (برائے یو۔ پی۔ بہار)

جملہ مجالس یو پی۔ بہار کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۵ر جولائی ۱۹۸۲ء سے مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق مالی و تربیتی دورہ شروع کر رہے ہیں موصوف اپنے دورہ میں مجالس کی تنظیم نو کے ساتھ ساتھ چندہ جات مجلس خدام الاحمدیہ کی وصولی اور تشخیص بجٹ برائے سال ۱۹۸۲-۸۳ء کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ پس جملہ قائدین کرام اور صدر صاحبان اور مبلغین کرام سے درخواست کرتا ہوں کہ موصوف کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

نام مجلس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام مجلس	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۵ ۷/۸۲	لکھنؤ	۹ ۸/۸۲	۱	۱۰ ۸/۸۲
دہلی	۲۶ ۷/۸۲	۲	۲۸	بنارس	۱۱	۱	۱۲
سکندھن	۲۸	۱	۲۹	بھاگلپور	۱۳	۲	۱۵
صالح نگر	۲۹	۱	۳۰	برہ اودہ	۱۵	۱	۱۶
امروہہ	۳۱	۲	۲ ۸/۸۲	خانپور ملکی	۱۶	۱	۱۷
شاہجہانپور کٹیا	۲ ۸/۸۲	۲	۴	مونگھیر	۱۸	۱	۱۹
کانپور	۴	۲	۶	جمشید پور	۲۰	۲	۲۲
بھوا	۶	۱	۷	موسئی بنی مائنز	۲۲	۲	۲۴
رانٹھ	۷	۱	۸	قادیان	۲۶ ۸/۸۲	-	-
مسکرا	۸	۱	۹	؍؍	؍؍	؍؍	؍؍

کے پچھلے سمسٹر میں اچھے نمبر حاصل کئے ہیں۔ ہر دو کی ترقی مستقبل کیلئے۔ ● مکرم محمد شفیع صاحب صدیقی کانپور کی اہلیہ صاحبہ سخت علیل ہیں جس کی وجہ سے سخت پریشانی اور مشکلات کا سامنا ہے۔ صحت کاملہ کے لئے۔ ● مکرم سیٹھ محمد بشیر صاحب حیدر آباد اپنے لئے اپنے اہل و عیال کی روحانی جسمانی ترقی کاروبار میں برکت کے لئے ● مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ یادگیر میدان تبلیغ میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO
31/5/6 LOWER CHIT PUR ROAD
PH-275475
RESI-273903
CALCUTTA-700073

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

PHONE-23-9302

THE JANTA
CARD BOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
15, PRINCEP STREET CALCUTTA-700072

"چاہیئے کہ تمہارے اعمال
تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں"
ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

منجانب:۔ ٹپسیا ربر ورکس
۸۴ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

"میں وہی ہوں
جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا"
پیشکش
لبرٹی بوٹ ہاؤس
۱۸-۲-۵۰
فلک نما
حیدرآباد ۵۰۰۲۵۳

"محبت سب کے لئے
نفرت کسی سے نہیں"
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ

پیشکش: سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA-39

AUTOCENTRE تار کا پتہ
23-5222
23-1652 ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱
ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار
HM HM
برائے: ایمبیسڈر، بیڈفورڈ، ٹریکر
S.K.F بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS
16-MANGOE LANE, CALCUTTA-700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت
اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS
32, SECOND MAIN ROAD
C.I.T COLONY
MADRAS-600004
PHONE NO-76360

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین، فوم، چمڑے، جنتی اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین، معیاری اور پائیدار
سوٹ کیس، بریف کیس، سکول بیگ
ائر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس، منی پرس، پاسپورٹ کور
اور بیلٹ
مینو فیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANAPURA
BOMBAY 400008

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"

ارشاد حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ

منجانب: احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۴۷۱۷-۴۳

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

"کامل ایمان والا مومن وہ ہے جس کے اخلاق بہترین ہیں" (سنن ابوداؤد)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:-

"یاد رکھو کہ اخلاق انسان کے صالح ہونے کی نشانی ہیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۲۲)

(پیشکش)

ملین موٹرس

محمد امان اختر۔ نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ سی آئی ٹی کالونی

مدراس — ۶۰۰۰۰۴

ارشاد نبوی

اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ: دائیں طرف والا دائیں طرف والا ہی ہے — احمد باب شام

مجلس میں بعض حقوق دائیں طرف والوں کے مقدم ہوتے ہیں اُن کا خیال رکھیں مثلاً تقسیم طعام طلب مشورہ

محتاج دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے

ارشاد حضرۃ ناصر الدین رضی اللہ تعالے عنہ

ریڈیو - ٹی وی - بجلی کے پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

(ٹریڈرز اینڈ فرش فروٹ کمیشن ایجنٹ)

غلام محمد اینڈ سنز - کاٹھ پورہ - یاری پورہ - کشمیر

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُن کی تحقیر
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر (از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO. 6. ALBERT VICTOR ROAD FORT
GRAM :- MOOSA RAZA
PH. 605558
BANGLORE - 2

فون:- ۲۲۳۰۱　　حیدرآباد میں

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد موٹر ریپیرنگ ورکشاپ

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد حیدرآباد (آندھرا پردیش)

فون نمبر ۴۲۹۱۶　　ٹیلیگرام: سٹار لون

سٹار لون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

(سپلائرز)

گرنڈ لون - لون میل - لون سینڈس ہارن ہوفس وغیرہ

پتہ

نمبر ۴۴/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدرآباد ۲ (آندھرا)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ)

NIR ®

CALCUTTA - 15

پیش کرتے ہیں

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۲ جولائی ۸۲ء رجسٹرڈ نمبر پی/جی ڈی پی — ۳